﴿......اِنَّ الفَضلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤتِيهِ مَن يَّشَآء﴾ (آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَاماً مَحْمُوْداً﴾ (بنی اِسرائیل:۸۰)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیرِ اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد۶ جمعۃ المبارک ۱۷ر ستمبر ۱۹۹۹ء شمارہ ۳۸

۷ر جمادی الثانی ۱۴۲۰ ہجری ☆ ۱۷ر تبوک ۱۳۷۸ ہجری شمسی

تفرقه نه ڈالو

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ تمہارے لئے تین باتیں پسند کرتا ہے:۔

☆......یہ کہ اللہ کی عبادت کرو۔

☆......اور یہ کہ کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔

☆......اور یہ کہ سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑلو اور تفرقہ نہ ڈالو۔

(صحیح مسلم کتاب الاقضیه باب النهی عن کثرة المسائل)

ہومیوپیتھی طریق علاج کے ذریعہ قائم ہونے والے عالمی نظام شفا کا بکثرت فروغ

اور کثیر تعداد میں مفت خدمت کرنے والے شفاخانوں کا قیام

اس طریق علاج سے حیرت انگیز طور پر شفا پانے کی بعض مثالیں

ٹیلی ویژن، ریڈیو اور اخبارات کے ذریعہ اسلام و احمدیت کے پیغام کی اشاعت

نادار، ضرورتمندوں اور یتیموں کی مالی امداد

ہومیوپیتھی سے متعلق حضور ایدہ اللہ کی نئی کتاب کی خصوصیات کا تذکرہ۔ امید ہے اس کتاب سے اپنا علاج خود کرنے کا رجحان بڑھے گا

(سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الرابع ایده الله تعالیٰ بنصره العزیز کے جلسه سالانه برطانیه کے دوسرے روز کے دوسرے اجلاس سے خطاب کا خلاصه)

(قسط نمبر ۲)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہومیوپیتھک طریقہ علاج کو بکثرت فروغ ہو رہا ہے اور کثیر تعداد میں مفت خدمت کرنے والے شفاخانے قائم کئے جا رہے ہیں۔ ۳۷ ممالک سے موصول ہونے والی رپورٹس کے مطابق ایسے ۴۰۶ چھوٹے بڑے شفاخانے قائم ہو چکے ہیں۔ امسال ایک محتاط اندازے کے مطابق ایک لاکھ ۶۱ ہزار ۳۵۵ مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔ ان مریضوں میں ایک بھاری تعداد غیر از جماعت اور غیر مسلم افراد کی بھی شامل ہے۔ یہ مفت علاج رنگ و نسل اور مذہب کے فرق سے بالا رہ کر کیا جاتا ہے اور محض خلق اللہ کی بھلائی پیش نظر ہوتی ہے۔

مغربی ممالک میں انگلستان اور جرمنی اور افریقن ممالک میں سے گھانا نے جس منظم طریق پر اس کام کو بڑھایا ہے اور پھیلایا ہے وہ قابل تقلید ہے۔ انگلستان میں دوران سال ۲۴ ہزار سے زائد افراد کو علاج کی سہولت مہیا کی گئی۔ جرمنی نے ۲۳ ہزار سے زائد مریضوں کو مفت علاج مہیا کیا ہے۔ مزید برآں جرمنی نے دوسرے یورپین ممالک کو بھی مفت ادویات مہیا کیں۔ غانا میں ۳۲ ہزار سے زائد مریضوں کا علاج کیا گیا۔ چھوٹے بڑے ۳۲ شفاخانے قائم کئے جا چکے ہیں۔ غانا کو یہ خصوصیت بھی حاصل ہے کہ سارے افریقن ممالک میں مفت ادویات غانا ہی سے بھجوائی جاتی ہیں اور مختلف افریقن ممالک کے نوجوانوں کو ہومیوپیتھک طریقہ علاج کی تربیت بھی غانا کے زیر نگرانی دی جا رہی ہے۔

انڈونیشیا: انڈونیشیا نے حیرت انگیز طور پر بہت جلد ترقی کی ہے۔ اس سے پہلے انڈونیشیا میں نہ احمدیوں میں اور نہ غیر احمدیوں میں کہیں ہومیوپیتھک کا کوئی نام و نشان نہیں تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ قیوم صاحب کو جزا دے انہوں نے اور ان کے عزیزوں نے خاص طور پر بہت محنت سے کام کیا ہے اور اس قدر تیزی سے ترقی کی ہے کہ اس وقت تک اللہ کے فضل سے تمام ملک میں ۱۹۸ چھوٹے بڑے شفاخانے قائم ہو چکے ہیں۔ یہ بہت بڑی تعداد ہے۔ اللہ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ جو میں باتیں کر رہا ہوں یہ صرف عام شفا کی باتیں نہیں ہیں۔ یہ ایسی چیزیں ہیں جن کے متعلق بطور الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہلے بتا دیا گیا تھا۔ اور تائیدی رؤیا بھی ایسی دکھائی گئیں جن کی تعبیر اس کے سوا ہو نہیں سکتی کہ ہومیوپیتھک کے جو بڑے بڑے ڈبے تقسیم ہوتے ہیں جن میں ہزاروں دوائیاں لوگوں تک پہنچائی جاتی ہیں انہی کا ذکر تھا اس کے سوا اس رؤیا کی کوئی تعبیر ممکن ہی نہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام کی تائید میں حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دکھائی گئی تھی۔

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آج دنیا میں شاید ہی کوئی اور انسان ہو جس کو خدا تعالیٰ کی ہستی کا اپنے تجربہ سے اتنا کامل یقین ہو جتنا مجھے ہے

(خلاصه خطبه جمعه ۱۰/ستمبر ۱۹۹۹ء)

لندن (۱۰ر ستمبر): سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفة المسیح الرابع ایده الله تعالیٰ بنصره العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ گزشتہ کچھ عرصہ سے میں مسجد میں نماز پڑھانے کے لئے حاضر نہیں ہو سکا۔ اس کی وجہ کچھ ذہنی طور پر پریشانیاں تھیں جن کی وجہ سے دماغ میں وضاحت کے ساتھ بات کو بیان کرنا مشکل ہوتا تھا۔ ان پریشانیوں کی بڑی وجہ تو گزشتہ سال کے جلسہ کی عظیم الشان کامیابی اور خدا تعالیٰ کا بہت بڑا احسان تھا جس میں اس نے ہماری اس خواہش کو پورا کر دیا کہ ہم ایک کروڑ ہو گئے۔ اس کے بعد ملاقاتوں کی وجہ سے ذہن پر پریشانی رہی کیونکہ اکیس ہزار مرد اور عورتیں سارے ملنے کے لئے آنا چاہتے تھے۔ حضور نے فرمایا کہ جلسہ سے بہت بڑھ کر اس کی ساری تقاریر سے بڑھ کر ملاقاتوں کا بوجھ ہوتا ہے۔ اس میں اچھی خبریں سنانے والے بھی تھے، بری خبریں سنانے والے بھی۔ نہایت تکلیف دہ حالات بتانے والے بھی ہوتے تھے۔ وہ سارے بوجھ میرے ذہن پر خود بخود لادتے رہے اور بے انتہا پریشانی رہی۔ حضور نے فرمایا کہ ہر شخص اپنے مسئلہ کو میرا مسئلہ ہی سمجھتا ہے اور یہ درست ہے کہ میرا مسئلہ اس کا مسئلہ، اس کا مسئلہ میرا مسئلہ۔ پھر اچانک خلا آیا۔ اس کے نتیجہ میں ذہن اس قسم کی سوچوں میں

باقی صفحه نمبر ۳ پر ملاحظه فرمائیں

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ از صفحہ اول

ہومیوپیتھک کے ذریعہ عالمی نظام شفا قائم ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام اور حضرت اماں جانؓ کی ایک تائیدی رؤیا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

"آج کوئی پہر رات باقی ہوگی کہ الہام ہوا:

"اِنِّی اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ وَلِنَجْعَلَہٗ آیَۃً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَۃً مِّنَّا وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا ۔ عِنْدِیْ مُعَالَجَات"

ترجمہ: یقیناً میں ہر اس شخص کی حفاظت کروں گا جو گھر میں ہے۔ (اور یہ اس لئے ہے) تاکہ ہم اسے لوگوں کے لئے نشان اور اپنی طرف سے رحمت بنادیں اور یہ فیصلہ شدہ امر ہے۔ میرے پاس علاج ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ آخری فقرہ کہ "میرے پاس علاج ہیں" اس کا کیا مطلب ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جس وقت مجھے یہ الہام ہوا اس وقت میں نے گھر میں پوچھا کہ تم کو کوئی خواب آیا ہے کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ میرے الہام کے ساتھ ان کو بھی کوئی مصدق خواب آجایا کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک بڑا بکس ادویہ کا چراغ لایا ہے۔ (چراغ نام ہے اس شخص کا جو لایا ہے)۔ اور شیخ رحمت اللہ نے روانہ کیا ہے۔ جب کھولا گیا تو دیکھا کہ ہزارہا شیشیاں اس میں دوا کی ہیں"۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اب ایک ڈبے میں ایلوپیتھک کی ہزارہا شیشیاں آ ہی نہیں سکتیں۔ یہ ہومیو پیتھک کا کمال ہے کہ چھوٹی چھوٹی شیشیوں کی صورت میں ہزارہا مریضوں کے لئے دوا مہیا کی جاتی ہے۔ فرماتے ہیں:

"ہزارہا شیشیاں اس میں دوا کی ہیں۔ کوئی بڑی کوئی چھوٹی۔ تب گھر میں تعجب کیا کہ کبھی کدائیں دس بارہ شیشیاں منگوائی جاتی تھیں مگر یہ ہزارہا شیشیاں کیوں منگوائی گئیں"۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۷۶)

ظاہر ہے کہ ہومیوپیتھک ادویہ کے جو بکس تیار کئے جارہے ہیں ان کی طرف اشارہ ہے۔

ہومیوپیتھک کی نئی کتاب کی خصوصیات

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ نئی طباعت سے پہلے خاکسار اور میرے مہربان مددگاروں نے جو بہت بڑی تعداد میں ہیں بار بار اس کو پڑھ کر بہت باریکی کے ساتھ نظر ثانی کی ہے۔ اس سے پہلے کتاب میں ہومیوپیتھک کی تاریخ وغیرہ کے متعلق جو غلطیاں راہ پا گئی تھیں ان کے بارہ میں باہر کے لوگ بھی لکھ کر مجھے متوجہ کرتے رہے۔ اس دوہرائی کے دوران جہاں ضروری تھا تکرار حذف کرنے کی کوشش کی گئی ہے کیونکہ شروع میں جب میں لیکچر دیا کرتا تھا تو جو سامنے بیٹھے ہوتے تھے ان کو ہومیوپیتھک کی الف ب بھی نہیں آتی تھی۔ اس لئے بار بار ایک چیز کو بیان کرنا پڑتا تھا۔ یہاں تک کہ تکرار کے بعد میں سمجھتا تھا کہ اب دل میں جگہ پا گئی ہوگی لیکن چھپی ہوئی کتاب میں تو اس کی ضرورت نہیں تھی سوائے اس کے کہ بعض نئے پڑھنے والوں کے لئے کچھ نہ کچھ تکرار کی ضرورت پیش آئے۔ بہرحال حتی المقدور تکرار کو ختم کر دیا گیا ہے۔

اس جلد میں اسّی (۸۰) مزید ادویات کا تعارف شامل کیا گیا ہے۔ اور بجائے دونوں جلدیں الگ الگ چھاپنے کے آسانی کے لئے ایک ہی جلد میں یہ دونوں چیزیں شامل ہیں۔ پرانی اور نئی ادویات۔ اللہ ملک مظفر احمد صاحب کو بہترین جزا دے کہ ایسا کاغذ تلاش کیا ہے کہ دبیز بھی ہے اور حجم میں بھی کم اور دو کتابوں کا مواد ایک ہی جلد میں اس خوبی سے سما گیا ہے کہ کتاب کا مجموعی حجم پہلے سے بھی کچھ کم ہو گیا ہے۔

اس کتاب کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ان مشہور جڑی بوٹیوں اور عناصر کی رنگین تصاویر شامل ہیں جن سے یہ ادویات تیار کی جاتی ہیں۔ اس سے پہلے ایسی تصاویر مہیا نہیں تھیں۔ ان تصاویر کی ترتیب اس طرح رکھی گئی ہے کہ جب آپ چند ادویات کا مطالعہ کر چکے ہونگے تو مذکورہ ادویات میں سے کئی ایک کی تصویریں بھی مشاہدہ کر سکیں گے۔

ان تصاویر کی تیاری میں محترمہ مسرت پروین صاحبہ نے دن رات محنت کی ہے اور نہایت خوبصورت، دلکش اور دیدہ زیب تصاویر، ایک اعلیٰ پائے کے مصور کے طور پر اپنے برش اور رنگوں سے تیار کی ہیں۔ (اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ نے کتاب اپنے دست مبارک میں لے کر کتاب میں دی گئی تصاویر کے بعض نمونے حاضرین کو دکھائے اور فرمایا کہ) خدا کے فضل سے اس پہلو سے یہ کتاب دنیا میں Unique ہوگی اور بھی کئی پہلو ہیں جن میں اس کا کوئی ثانی نہیں ہوگا مگر اس پہلو سے بھی یہ ایک لاثانی کتاب بنے گی۔ انشاءاللہ۔

ہومیوپیتھک علاج سے حیرت انگیز شفا کی مثالیں

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہومیوپیتھک کے ذریعہ شفاء کی اس کثرت سے مثالیں آرہی ہیں کہ ان میں سے جو معدودے چند چنی گئی ہیں وہ مثال کے طور پر پیش خدمت ہیں۔ حضور نے فرمایا بے شمار مثالیں ہیں۔ کوئی دن کی ڈاک خالی نہیں جاتی جس میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ لوگ لکھتے ہیں کہ اس قسم کی مرض دور ہو گئی جس کو ڈاکٹر نے لاعلاج قرار دیا تھا۔ یہ ساری مثالیں تو پیش کرنے کا وقت نہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے ملک وار چند منتخب واقعات پیش فرمائے۔

گیمبیا: گیمبیا سے Kawsu Kinteh صاحب لکھتے ہیں:

علاقہ کے ایک ۶۵ سالہ دوست Alieu صاحب کو جو اپنے علاقہ کی مشہور شخصیت ہیں۔ یہ احمدی نہیں ہیں ذیابیطس کی تکلیف تھی جس کے باعث بائیں ٹانگ میں گہری انفیکشن ہو گئی تھی۔ اس پر انہیں اسپتال میں داخل ہونا پڑا۔ ڈاکٹری تشخیص کے مطابق ٹانگ کاٹنے کے بغیر چارہ نہ تھا۔ Alieu صاحب نے اپنے بیٹے سے جو امریکہ میں ڈاکٹر ہیں مشورہ کیا تو انہوں نے بھی یہی کہا کہ اسپتال کی تشخیص بالکل درست ہے اس پر عمل کرو۔ مگر Alieu صاحب راضی نہ ہوئے اور جماعت گیمبیا کے ہومیو شفاخانہ میں علاج کے لئے تشریف لے آئے۔ جب ٹانگ کی حالت دیکھی تو موہوم سی امید تھی بلکہ Alieu صاحب اپنی زندگی سے تو تقریباً مایوس ہی ہو چکے تھے مگر ٹانگ کٹوانے پر آمادہ نہیں تھے۔ انہیں سلفر اور سورائینم ۲۰۰ طاقت میں باری باری اور ساتھ کلکیریا فاس اور کالی فاس ۶× میں شروع کروادی گئی۔ حضور نے فرمایا کہ میرے چند آزمودہ نسخوں میں یہ بھی ایک نسخہ درج ہے۔ اور ساتھ دعا اور نسخہ کے لئے مجھے بھی لکھ دیا کہ اس نسخہ کو اگر بہتر بنایا جاسکتا ہے تو تجویز فرمائیں۔

لکھتے ہیں: وہاں سے خلیفۃ المسیح کی ہدایت کے مطابق مزید اصلاح شدہ نسخہ بھجوایا گیا۔ نیز یہ اطلاع دی گئی کہ اس مریض کے لئے بارگاہِ عزت میں عاجزانہ دعا کی گئی ہے۔ مکرم Alieu صاحب کو اب تقریباً مکمل شفا ہو چکی ہے۔ ٹانگ کٹوانا تو درکنار وہ صحیح سالم ٹانگ کے ساتھ کشتی میں مچھلیاں پکڑتے پھرتے ہیں۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

تنزانیہ: تنزانیہ سے میاں غلام مرتضیٰ صاحب مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں:

ابھی چند دن ہوئے تھے کہ خاکسار نے پریکٹس شروع کی تھی۔ رات گیارہ بجے فون آیا کہ ایک چھ ماہ کی بچی کو ہیضہ ہو گیا ہے اور اس کی حالت خطرناک ہے۔ اس وقت اسے الٹیاں اور سخت کمزور کرنے والے تشنجی اسہال لگے ہوئے تھے۔ جتنی سی ہومیوپیتھی مجھے آتی تھی، علامتوں کے مطابق چائنا اور پوڈوفائیلم والا نسخہ دیا۔ الحمدللہ کہ آدھے گھنٹہ میں ہی بچی کو آرام آگیا اور وہ صحت کی نیند سو گئی۔

حضور نے فرمایا کہ جہاں تک میں سمجھتا ہوں یہ نسخہ شاید میرے دماغ میں نہ آتا۔ مگر اس وقت کی علامتوں میں چونکہ دعا ساتھ ہوئی ہے یہ ٹھیک نشانے پر بیٹھا۔

پولینڈ: پولینڈ سے حامد کریم محمود صاحب مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں:

پولینڈ میں مقیم پاکستان ایمبیسی کے عملہ میں تین خاندانوں کو مرکزی نسخے استعمال کروائے گئے ہیں جن میں سے ایک مکرم اللہ ڈنو صاحب ہیں۔ ان کی اہلیہ کو بارہ سال کے بعد بفضلہٖ تعالیٰ امید ہوئی ہے اور وہ ہومیوپیتھک کا چلتا پھرتا اشتہار اور معالجین کے لئے سراپا دعا بن گئی ہیں۔

انڈونیشیا: جاوا، انڈونیشیا میں ایک عالم جماعت احمدیہ کی ہمیشہ مخالفت کیا کرتا تھا......اسے فالج ہو گیا اور عیسائی ہسپتالوں میں علاج کرواتا رہا مگر ٹھیک نہ ہوا اور آخر گھر بھیج دیا گیا۔ ان کے پڑوسی نے اس کو بتایا کہ جماعت احمدیہ کے معلم کے پاس کوئی انمول دوائی ہے۔ وہ جس کا علاج کرتے ہیں وہ ٹھیک ہو جاتا ہے۔ تم بھی ان سے علاج کروا کر دیکھو۔ اس کو مجبوراً معلم سے رابطہ کرنا پڑا۔ تین ہفتہ تک علاج کیا گیا جس کے بعد وہ خدا کے فضل سے بالکل شفایاب ہوا۔ اس نے مخالفت چھوڑ دی ہے اور جماعت کے بارہ میں نیک خیال کا اظہار کرتا ہے۔

کینیا: کینیا نیروبی سے ڈاکٹر اقبال حسین لکھتے ہیں:

وہ ہومیوپیتھک کے باقاعدہ طالب علم نہیں رہے صرف ٹی وی پر لیکچرز سنے ہوئے تھے۔ جب اس طریق علاج پر تجربے کئے تو حیران کن حد تک ان کو مفید پایا۔ ایک خاتون کے سر میں پانی بھر گیا تھا اور ڈاکٹرز نے آپریشن تجویز کیا تھا۔ اسے ایپس ۲۰۰ طاقت میں دی۔ خاتون نے مجھے فون پر بتایا کہ آٹھ سال کے بعد پہلی بار سر درد سے نجات ملی ہے ورنہ یہ زندگی اجیرن ہو چکی تھی۔

بورکینافاسو: بورکینا فاسو میں کل ۷۴ عارضی ہومیو شفا خانے لگائے گئے ہیں جن سے ۳۴ ہزار پندرہ مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔ ان کی شہرت سن کر ملک کے وزیر اعظم صاحب نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ ان کے گاؤں میں بھی اس طرح کا شفاخانے کا سلسلہ شروع کیا جائے جو انشاءاللہ عنقریب شروع کر دیا جائے گا۔

بورکینا فاسو کے ایک شہر کوپیلا میں جماعت کے خلاف ایک تنظیم نے جلسہ کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف بہت گند بکا۔ جب ان کی تقاریر ختم ہوئیں تو وہاں کے ایک صحافی نے ان سے پوچھا کہ آپ صرف یہی کچھ لے کر آئے تھے جو آپ نے کہا ہے یا کچھ اور بھی ہے۔ پھر اس نے کہا کہ میں احمدیوں کو جانتا ہوں وہ کبھی کسی کے خلاف کچھ نہیں کہتے۔ وہ ہمیشہ سچ کو سچ کہتے ہیں اور ہماری خدمت کرتے ہیں۔ انہوں نے اس علاقہ میں متعدد کیمپ لگائے ہیں۔ ہمیشہ غریبوں کی مدد کرتے ہیں۔ ان کی مراد ہومیوپیتھی کیمپس سے تھی۔ آپ صرف یہ بتائیں کہ آپ کی تنظیم غریبوں کی مدد کے لئے کیا کر رہی ہے۔ تمام حاضرین میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور انہوں نے بیک زبان کہا کہ ہاں اگر آپ

باقی صفحہ نمبر ۹ پر ملاحظہ فرمائیں

”شیخ عجم“

حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شہید افغانستان

کے سوانح حیات (۱۸۵۳ء - ۱۹۰۳ء)

(سید میر مسعود احمد۔ربوہ)

(نویں قسط)

حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف صاحب کا افغانستان کے علماء سے مباحثہ اور علماء کی ناکامی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جب چار مہینے قید کے گزر گئے تب امیر نے اپنے روبرو شہید مرحوم کو بلاکر پھر اپنی عام کچہری میں توبہ کے لئے فہمائش کی اور بڑے زور سے رغبت دی کہ اگر تم اب بھی قادیانی کی تصدیق اور اس کے اصولوں کی تصدیق سے میرے روبرو انکار کرو تو تمہاری جان بخشی جائے گی اور تم عزت کے ساتھ چھوڑے جاؤ گے۔ شہید مرحوم نے جواب دیا کہ یہ تو غیر ممکن ہے کہ میں سچائی سے توبہ کروں۔ اس دنیا کے حکام کا عذاب تو موت تک ختم ہو جاتا ہے لیکن میں اس سے ڈرتا ہوں جس کا عذاب کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔ ہاں چونکہ میں سچ پر ہوں اس لئے چاہتا ہوں کہ ان مولویوں سے جو میرے عقیدے کے مخالف ہیں میری بحث کرائی جائے۔ اگر میں دلائل کے رو سے جھوٹا نکلا تو مجھے سزا دی جائے۔

راوی اس قصہ کے کہتے ہیں کہ ہم اس گفتگو کے وقت موجود تھے۔ امیر نے اس بات کو پسند کیا اور مسجد شاہی میں خان ملا خان اور آٹھ مفتی بحث کے لئے منتخب کئے گئے اور ایک لاہوری ڈاکٹر جو خود پنجابی ہونے کی وجہ سے سخت مخالف تھا بطور ثالث کے مقرر کر کے بھیجا گیا۔ بحث کے وقت مجمع کثیر تھا اور دیکھنے والے کہتے ہیں کہ ہم اس بحث کے وقت موجود تھے۔ مباحثہ تحریری تھا۔ صرف تحریر ہوتی تھی اور کوئی بات حاضرین کو سنائی نہیں جاتی تھی.........جب شاہزادہ مرحوم کی ان بدقسمت مولویوں سے بحث ہو رہی تھی تب آٹھ آدمی برہنہ تلواریں لے کر شہید مرحوم کے سر پر کھڑے تھے“۔(تذکرۃ الشہادتین ۔روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۵۴،۵۵۔مطبوعہ لندن)

”میاں احمد نور کہتے ہیں کہ مولوی صاحب موصوف ڈیڑھ ماہ تک قید میں رہے اور پہلے ہم لکھ چکے ہیں کہ چار ماہ تک قید میں رہے یہ اختلاف روایت ہے۔ اصل واقعہ میں سب متفق ہیں“۔

(تذکرۃ الشہادتین ۔روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۱۲۸۔ مطبوعہ لندن)

جناب قاضی محمد یوسف صاحب کا بیان ہے:

کہ یہ مباحثہ جامع مسجد واقعہ بازار کتب فروشی کے مدرسہ سلطانیہ کے احاطے میں طے پایا تھا۔ آپ کے مقابل پر جو علماء تھے ان کے سرکردہ قاضی عبدالرزاق خان رئیس مدارس و مُلّائے حضور امیر اور قاضی عبدالرؤوف قندھاری تھے۔ مباحثہ کا سرپنچ اور منصف ایک شخص ڈاکٹر عبدالغنی اہل حدیث باشندۂ جلال پور جٹاں ضلع گجرات مقرر ہوا تھا۔

ان دنوں میں کابل میں تین بھائی ڈاکٹر عبدالغنی ، مولوی نجف علی اور مولوی محمد چراغ موجود تھے۔ یہ تینوں مقربان امیر تھے اور مختلف عہدوں پر مقرر تھے ان کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بوجہ اہل حدیث سے تعلق رکھنے کے خاص بغض تھا کیونکہ حضور کے اول المکفرین اہل حدیث فرقہ کے لیڈر ہی تھے۔ انہوں نے اس موقعہ پر بہت سی غلط بیانیاں کر کے امیر کے کان بھرے۔

چند سال پہلے جلال آباد کے علاقے کا ایک مولوی پشاور آیا تھا۔ دوران گفتگو اس نے بتایا کہ وہ اس مباحثہ میں موجود تھا۔ وہ بتاتا ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کے دلائل زیادہ تر قرآن مجید اور سنت اللہ پر مبنی تھے اور مخالف علماء تفسیریں اور اقوال سلف پیش کر سکتے تھے۔ اس وجہ سے وہ حضرت صاحبزادہ صاحب پر غالب نہ آسکے۔ علماء کا علم بھی اتنا زیادہ نہ تھا جتنا حضرت صاحبزادہ محمد عبداللطیف صاحب کا تھا۔

اس بات کی تصدیق جناب مغل باز خان رئیس بغدارہ نے بھی کی جو اس وقت مدرسہ سلطانیہ میں بطور طالبعلم موجود تھے۔ وہ بھی حضرت صاحبزادہ صاحب کے تبحر علمی کے قائل تھے اور بتاتے تھے کہ قاضی عبدالرزاق ملا حضور امیر بھی اقرار کرتا تھا کہ ہمیں حضرت صاحبزادہ صاحب کی طرح نہ تو قرآن مجید پر عبور ہے اور نہ مباحثات کا تجربہ ہے۔

(عاقبۃ المکذبین حصہ اول صفحہ ۳۴تا ۳۶)

صاحبزادہ سید ابوالحسن قدسی صاحب بیان کرتے ہیں کہ مباحثہ کے دوران ایک عالم جن کا نام غالبًا مولوی احمد جان قندھاری تھا جب انہوں نے حضرت صاحبزادہ صاحب کے دلائل پر غور کیا تو وہ ان کی قوت اور برتری کے قائل ہو گئے اور احمدیت کی صداقت ان پر ظاہر ہو گئی اور انہوں نے فتنہ کے خوف سے کچھ عذرات پیش کر کے اپنے آپ کو مباحثہ سے الگ کر لیا۔(قلمی مسودہ صفحہ ۴۳)

جب بحث کرنے والے علماء پر اپنی کمزوری واضح ہو گئی اور وہ حضرت صاحبزادہ صاحب کے سوالات کے جواب دینے سے عاجز آگئے اور ان کے دلائل کا رد نہ کر سکے تو انہوں نے سردار نصراللہ خان کو اطلاع دی کہ صاحبزادہ صاحب پر پورے طور پر کوئی الزام لگانا مشکل ہے۔ اس ناکامی کو معلوم کر کے سردار نصراللہ خان نے حضرت صاحبزادہ صاحب کو اپنے پاس بلوایا۔ جب آپ وہاں تشریف لے گئے تو سردار نصراللہ خان نے کہا کہ یہ شخص میرے دربار کو پلید کر رہا ہے اسے دور کھڑا کرو۔ اس پر سپاہیوں نے آپ کو زنجیروں سے پکڑ کر پیچھے کھینچ لیا۔

سردار نصراللہ خان اٹھا اور دربار میں ادھر ادھر ٹہلنے لگا پھر حاضرین سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ یہ شخص کہتا ہے کہ میں اگلے جہان سے آیا ہوں اور بتاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر نہیں ہیں وہ فوت ہو چکے ہیں۔ اس پر حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ میں تو آسمان سے نہیں آیا اگر میں وہاں سے آیا ہوتا تو تمہارے باپ کے بارہ میں خبر دیتا کہ وہ کس ہاویہ میں پڑا ہے۔ اس پر سردار نصراللہ خان حضرت صاحبزادہ صاحب سے مخاطب ہوا کہ تم اس طرح مت کہو اور میرزا کی بات چھوڑ دو ورنہ میں تمہیں مار دوں گا۔ اس پر حضرت صاحبزادہ صاحب نے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی: فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ کُنْتُمْ صَادِقِیْنَ۔ اس پر سردار نصراللہ خان بولا کہ یہ شخص تو ابھی تک قرآن پڑھتا ہے اسے میرے دربار سے دور کرو۔

سردار نصراللہ خان نے حضرت صاحبزادہ صاحب پر کفر کا فتویٰ لگوانے کی بہت کوشش کی اور پراپیگنڈا کیا اور مختلف طریقوں سے امیر حبیب اللہ خان پر دباؤ ڈالتا اور اس کو ڈراتا رہا۔

سردار نے امیر سے کہا کہ یہ شخص جنوبی علاقوں میں بڑا اثر و رسوخ رکھتا ہے اگر اسے جلد قتل نہ کیا گیا تو افغانستان میں احمدیت پھیل جائے گی اور بالآخر آپ کو افسوس ہو گا۔ امیر نے کہا کہ میں نے یہ معاملہ میزان التحقیقات میں بھجوا دیا ہے وہاں سے کاغذات آجائیں تو پھر فیصلہ کروں گا۔ اس پر سردار نصراللہ خان نے کہا کہ اگر آپ اس کو ملزم قرار دینے کے لئے کاغذات کا انتظار کرتے رہے تو یہ سن لیں کہ جو حالات مجھے بتائے گئے ہیں ان کے مطابق نہ اس شخص پر کوئی الزام لگتا ہے اور نہ ہی اس پر کفر کا فتویٰ لگایا جا سکتا ہے۔

اس پر امیر حبیب اللہ خان نے کہا کہ پھر اب کیا ہو گا۔ اس پر سردار نصراللہ خان نے کہا کہ اگر سیاسی پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کا اب بندوبست نہ کیا گیا تو بڑا نقصان ہو گا۔

(قلمی مسودہ صفحہ ۴۴ تا ۴۷)

☆......☆......☆

سردار نصراللہ خان کی مخالفت کی وجہ

جناب قاضی محمد یوسف صاحب بیان کرتے ہیں کہ صوبہ سرحد میں اخوند صاحب سوات مُلّا عبدالغفور کے دو مشہور مرید تھے۔ ایک کا نام مُلّا نجم الدین ہڈّہ تھا جو مہمند علاقے میں رہتے تھے اور دوسرے پیر مانڑکی شریف سجادہ نشین علاقہ خٹک تھے جن کا نام ملا عبدالوہاب تھا۔ اگرچہ یہ دونوں اخوند صاحب سوات کے مرید تھے لیکن باہم اختلاف اور عداوت پیدا ہو گئی تھی۔ پیر صاحب مانڑکی شریف کی یہ تعلیم تھی کہ چلم اور نسوار کا استعمال حرام ہے اور نماز میں تشہد میں رفع سبابہ درست نہیں۔ سرحد کے قبائلی جو اپنے زعم میں بے قصور انگریزوں کو قتل کرتے ہیں اور اسے جہاد قرار دیتے ہیں ان کا یہ فعل حرام ہے کیونکہ جہاد بالسیف مسلمان بادشاہ کے بغیر درست نہیں۔

اس کے بالمقابل ملا صاحب ہڈہ قبائلی قتل وغارت کو جو وہ انگریزوں کے خلاف کرتے تھے جہاد کے نام سے موسوم کرتے تھے اور لڑنے والوں کو غازی قرار دیتے تھے۔ انہوں نے رفع سبابہ کو اپنے مریدوں پر لازمی قرار دے دیا تھا اور چلم اور نسوار کے استعمال کو حرام نہیں قرار دیتے تھے۔

ان دونوں پیروں کے اختلافات باہمی عداوت اور قتل وغارت تک پہنچ گئے اور اس کا اثر سوات، بنیر، باجوڑ، علاقہ مہمند، آفریدی و خٹک تک پہنچ گیا اور افغانستان میں بھی ان اختلافات نے خصومت کی شکل اختیار کر لی۔ سردار نصراللہ خان کا تعلق ملا صاحب ہڈہ سے تھا کیونکہ وہ بھی انگریزوں سے جنگ و جہاد کا شائق تھا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب چونکہ احمدی تھے اور اس بناء پر ظالمانہ قتل و غارت کے مخالف تھے اس لئے سردار نصراللہ خان حضرت صاحبزادہ صاحب کا مخالف ہو گیا اور ان کو نقصان پہنچانے کے لئے تاک میں رہتا تھا۔

(عاقبۃ المکذبین حصہ اول صفحہ ۳۷،۳۸)

سردار نصراللہ خان کے اصرار اور دباؤ میں آکر دو ملّا حضرت صاحبزادہ صاحب کے خلاف فتویٰ دینے پر آمادہ ہو گئے۔ ان کے نام قاضی عبدالرزاق ملائے حضور امیر اور قاضی عبدالرؤوف قندھاری تھے۔ ان ملانوں نے اپنے فتویٰ میں یہ لکھا کہ اس سے قبل عبدالرحمٰن نام ایک شخص کو امیر عبدالرحمٰن خان نے قتل کروایا تھا اس پر بھی یہی الزام تھا کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کا مرید ہے جن پر ہندوستان کے علماء نے کفر کا فتویٰ لگایا ہے اس لئے اس کے ماننے والے بھی کافر ہیں لہذا ہم بھی یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ مولوی عبداللطیف کو بھی کافر سمجھا جائے اور اس جرم میں سنگسار کیا جائے۔

(قلمی مسودہ صفحہ ۴۴تا ۴۷)

انگریز انجینئر Mr.Frank A Martin جس کا پہلے ذکر آچکا ہے بیان کرتا ہے کہ:

”جب امیر حبیب اللہ خان کو ملّا (صاحب) کے قادیان جانے اور ایک نئے عقیدہ کے قبول کرنے اور اس کی تبلیغ کرنے کا علم ہوا تو اس کے حکم کے مطابق ان کو قید کر کے کابل لایا گیا جہاں امیر نے اس کے بیان لئے لیکن انہوں نے ایسے معقول جوابات دئے کہ وہ ان میں کوئی ایسا امر نہ پا سکا جو انہیں کافر اور واجب القتل ٹھہراتا ہو۔ اس کے بعد

ملاّ (صاحب) کو سردار نصراللہ خان کے پاس بھجوایا گیا جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس کا مذہبی علم ایک ملاّ سے بھی زیادہ ہے لیکن سردار نصراللہ خان بھی ان پر کوئی الزام نہ قائم کر سکا۔ اس پر بارہ ملاؤں کی ایک جیوری قائم کی گئی جس نے آپ سے سوالات کئے لیکن یہ لوگ بھی کوئی ایسی بات معلوم نہ کر سکے جس کی بنا پر ان کو سزائے موت دی جا سکتی۔ اس کی رپورٹ امیر کو کی گئی لیکن اس نے کہا کہ اس شخص کو سزا دی جانی ضروری ہے۔ چنانچہ ان کو بعض ملاؤں کے پاس بھجوایا گیا جنہیں یہ ہدایت کی گئی کہ انہیں ایک کاغذ پر دستخط کرنے ہونگے جس میں یہ لکھا گیا تھا کہ یہ شخص مرتد اور سزائے موت کا مستحق ہے لیکن ملاؤں کی اکثریت اس رائے پر قائم رہی کہ اس کا قصور ثابت نہیں ہوتا۔ اس پر ان ملاؤں میں سے دو کو سردار نصراللہ خان نے سمجھا بجھا کر آمادہ کر لیا اور انہوں نے سزائے موت کا فتویٰ دے دیا۔

(ملخص از کتاب "Under the Absolute Amir" by Frank A Martin صفحہ ۲۰۱، ۲۰۳)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جب عصر کا آخری وقت ہوا تو کفر کا فتویٰ لگایا گیا۔ اور آخر بحث میں شہید مرحوم سے یہ بھی پوچھا گیا کہ اگر مسیح موعود یہی قادیانی شخص ہے تو پھر تم عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کیا کہتے ہو۔ کیا وہ واپس دنیا میں آئیں گے یا نہیں۔ تو انہوں نے بڑی استقامت سے جواب دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور اب وہ ہرگز واپس نہیں آئیں گے۔ قرآن کریم ان کے مرنے اور واپس نہ آنے کا گواہ ہے۔ تب وہ لوگ ان مولویوں کی طرح جنہوں نے حضرت عیسیٰؑ کی بات کو سن کر اپنے کپڑے پھاڑ دئے تھے گالیاں دینے لگے اور کہا اب اس شخص کے کفر میں کیا شک رہا اور بڑی غضبناک حالت میں یہ کفر کا فتویٰ لکھا گیا"۔

(تذکرۃ الشہادتین ۔روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۵۴ مطبوعہ لندن)

☆......☆......☆

امیر حبیب اللہ خان کی طرف سے ملانوں کے فتویٰ کی توثیق اور حضرت صاحبزادہ صاحب کو سنگسار کئے جانے کا فیصلہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"بعد اس کے کہ فتویٰ کفر لگا کر شہید مرحوم قید خانہ میں بھیجا گیا۔ صبح روز دو شنبہ کو شہید موصوف کو سلام خانہ یعنی خاص مکان دربار امیر صاحب میں بلایا گیا۔ اس وقت بھی بڑا مجمع تھا۔ امیر صاحب جب ارک یعنی قلعہ سے نکلے تو راستہ میں شہید مرحوم ایک جگہ بیٹھے تھے۔ ان کے پاس سے ہو کر گزرے اور پوچھا کہ اخوندزادہ صاحب کا کیا فیصلہ ہوا۔ شہید مرحوم کچھ نہ بولے۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ان لوگوں نے ظلم پر کمر باندھی ہے مگر سپاہیوں میں سے کسی نے کہا کہ ملامت ہو گیا یعنی کفر کا فتویٰ لگ گیا"۔ (تذکرۃ الشہادتین ۔روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۵۶ ۔ مطبوعہ لندن)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں:

"وہ فتویٰ کفرات کے وقت امیر صاحب کی خدمت میں بھیجا گیا اور یہ چالاکی کی گئی کہ مباحثہ کے کاغذات ان کی خدمت میں عمداً نہ بھیجے گئے اور نہ عوام پر ان کا مضمون ظاہر کیا گیا۔ یہ صاف اس بات پر دلیل تھی کہ مخالف مولوی شہید مرحوم کے ثبوت پیش کردہ کا کوئی رد نہ کر سکے۔ مگر افسوس امیر پر کہ اس نے کفر کے فتویٰ پر ہی حکم لگا دیا اور مباحثہ کے کاغذات طلب نہ کئے۔ حالانکہ اس کو چاہئے تو یہ تھا کہ اس عادلِ حقیقی سے ڈر کر جس کی طرف عنقریب تمام دولت و حکومت کو چھوڑ کر واپس جائے گا خود مباحثہ کے وقت حاضر ہوتا۔ بالخصوص جبکہ وہ خوب جانتا تھا کہ اس مباحثہ کا نتیجہ ایک معصوم بے گناہ کی جان ضائع کرنا ہے ۔ تو اس صورت میں مقتضا خدا ترسی کا یہی تھا کہ افتاں و خیزاں اُس مجلس میں جاتا۔ اور نیز چاہئے تھا کہ قبل ثبوت کسی جرم کے اس شہید مظلوم پر یہ سختی روا نہ رکھتا کہ ناحق ایک مدت تک قید کے عذاب میں ان کو رکھتا اور زنجیروں اور ہتھکڑیوں کے شکنجہ میں اس کو دبایا جاتا اور آٹھ سپاہی برہنہ شمشیروں کے ساتھ اس کے سر پر کھڑے کئے جاتے اور اس طرح ایک عذاب اور رعب میں ڈال کر اسکو ثبوت دینے سے روکا جاتا۔ پھر اگر اس نے ایسا نہ کیا تو عادلانہ حکم دینے کے لئے یہ تو اس کا فرض تھا کہ کاغذات مباحثہ کے اپنے حضور میں طلب کرتا۔ بلکہ پہلے سے یہ تاکید کر دیتا کہ کاغذات مباحثہ کے میرے پاس بھیج دینے چاہئیں۔ اور نہ صرف اس بات پر کفایت کرتا کہ آپ ان کاغذات کو دیکھتا بلکہ چاہئے تھا کہ سرکاری طور پر ان کاغذات کو چھپوا دیتا کہ دیکھو کیسے یہ شخص ہمارے مولویوں کے مقابل پر مغلوب ہو گیا اور کچھ ثبوت قادیانی کے مسیح موعود ہونے کے بارہ میں اور نیز جہاد کی ممانعت میں اور حضرت مسیح کے فوت ہونے کے بارہ میں نہ دے سکا"۔

(تذکرۃ الشہادتین۔روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۵۵۔مطبوعہ لندن)

جناب قاضی محمد یوسف صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

"حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف صاحب کو مباحثہ کے اختتام کے بعد جامع مسجد بازار کتب فروشی سے ایک جلوس کی صورت میں روانہ کیا گیا۔ پاپیادہ چوک پل خشتی میں سے ہو کر بازار ارک شاہی میں سے گزر کر دروازہ نقار خانہ تک پہنچے اور شاہی قلعہ میں داخل ہوئے ۔ جب انہیں امیر حبیب اللہ خان کے دربار میں لایا گیا تو مولویوں اور عوام کا جمِ غفیر موجود تھا۔ سردار نصراللہ خان نے دریافت کیا کہ کیا فیصلہ ہوا۔ اس پر لوگوں نے شور مچایا کہ صاحبزادہ ملامت شُد۔

امیر حبیب اللہ خان نے حضرت صاحبزادہ صاحب سے کہا کہ مولویوں کا فتویٰ تو کافر قرار دئے جانے کا ہے اور سنگسار کرنے کی سزا تجویز کی گئی ہے اگر آپ کوئی صورت توبہ کی پیدا کر لیں تو نجات مل سکتی ہے۔

اس موقعہ پر سردار نصراللہ خان نے اپنے قلبی بغض و عناد کا مظاہرہ کیا اور خود علماء کا فتویٰ تکفیر ورجم پڑھ کر سنایا اور حاضرین سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ آپ اطمینان رکھیں امیر صاحب آپ کی مرضی اور علماء کے فتویٰ کی ہی تصدیق و تائید کریں گے مگر وہ چاہتے ہیں کہ بطور اتمام حجت صاحبزادہ عبداللطیف کو کسی قدر مہلت دے کر توبہ کا موقعہ دیں۔

اس وقت دربار میں ڈاکٹر عبدالغنی اور اس کے دو بھائی بھی موجود تھے ۔ انہوں نے دل کھول کر احمدیت کی مخالفت کی اور جلتی پر تیل ڈالنے کا کام کیا۔

امیر حبیب اللہ خان نے اس وقت حضرت صاحبزادہ صاحب کو توقیف خانہ بھجوا دیا"۔

(عاقبۃ المکذبین حصہ اول صفحہ ۴۶ تا ۵۰)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"امیر صاحب جب اپنے اجلاس میں آئے تو اجلاس میں بیٹھتے ہی پہلے اخوندزادہ صاحب مرحوم کو بلایا اور کہا کہ آپ پر کفر کا فتویٰ لگ گیا ہے۔ اب کہو کہ کیا توبہ کرو گے یا سزا پاؤ گے تو انہوں نے صاف لفظوں میں انکار کیا اور کہا کہ میں حق سے توبہ نہیں کر سکتا۔ کیا میں جان کے خوف سے باطل کو مان لوں۔ یہ مجھ سے نہیں ہوگا۔ تب امیر نے دوبارہ توبہ کے لئے کہا اور توبہ کی حالت میں بہت امید دی اور وعدہ معافی دیا۔ مگر شہید موصوف نے بڑے زور سے انکار کیا اور کہا کہ مجھ سے یہ امید مت رکھو کہ میں سچائی سے توبہ کروں۔

ان باتوں کو بیان کرنے والے کہتے ہیں کہ یہ سنی سنائی باتیں نہیں بلکہ ہم خود اس مجمع میں موجود تھے اور مجمع کثیر تھا۔ شہید مرحوم ہر ایک فہمائش کا زور سے انکار کرتا تھا اور وہ اپنے لئے فیصلہ کر چکا تھا کہ ضرور ہے کہ میں اس راہ میں جان دوں۔ تب اس نے یہ بھی کہا کہ میں بعد قتل چھ روز تک پھر زندہ ہو جاؤں گا۔ یہ راقم کہتا ہے کہ یہ قول وحی کی بناء پر ہوگا جو اس وقت ہوئی ہوگی۔ کیونکہ اس وقت شہید مرحوم منقطعین میں داخل ہو چکا تھا اور فرشتے اس سے مصافحہ کرتے تھے۔ تب فرشتوں سے یہ خبر پا کر ایسا اس نے کہا۔ اور اس قول کے یہ معنی تھے کہ وہ زندگی جو اولیاء اور ابدال کو دی جاتی ہے چھ روز تک مجھے مل جائے گی اور قبل اس کے جو خدا کا دن آوے یعنی ساتواں دن میں زندہ ہو جاؤں گا۔ اور یاد رہے کہ اولیاء اللہ اور وہ خاص لوگ جو خدا تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوتے ہیں وہ چند دنوں کے بعد پھر زندہ کئے جاتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: و لا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء ۔ یعنی تم ان کو مردے مت خیال کرو جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جاتے ہیں وہ تو زندے ہیں ۔ پس شہید مرحوم کا اسی مقام کی طرف اشارہ تھا۔

.........جب شہید مرحوم نے ہر ایک توبہ کرنے کی فہمائش پر توبہ کرنے سے انکار کیا تو امیر نے ان سے مایوس ہو کر اپنے ہاتھ سے ایک لمبا چوڑا کاغذ لکھا اور اس میں مولویوں کا فتویٰ درج کیا اور اس میں یہ لکھا کہ ایسے کافر کی سنگسار کرنا سزا ہے تب وہ فتویٰ اخوندزادہ مرحوم کے گلے میں لٹکا دیا گیا"۔

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۵۶ تا ۵۸۔ مطبوعہ لندن)

(باقی اگلے شمارہ میں)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

مبتلا ہو گیا جس کے پیش نظر میں نے سمجھا کہ اب مناسب نہیں ہے کہ اس ذہنی کیفیت کے ساتھ جب دماغ باتوں میں الجھا ہوا ہو میں نماز پڑھاؤں۔

حضور نے فرمایا آج فرائی ڈے دی ٹینتھ (Friday the 10th) ہے۔ میری دعا تھی کہ آج میں جماعت کو مایوس نہ کروں اور یہ Friday the 10th میری آئندہ صحت کا آغاز بن جائے۔ اس پہلو سے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ آپ سب کے سامنے حاضر ہو گیا ہوں۔ اور ہر بات جو کہہ رہا ہوں پورے اعتماد کے ساتھ اور یقین کے ساتھ کہہ رہا ہوں۔

حضور نے اپنی علالت کی اس تفصیل کے بیان کے بعد احباب کو قرآنی آیات کے حوالہ سے نصیحت فرمائی کہ انسان کو اپنے گناہوں کو استغفار سے ڈھانپنا چاہئے۔ ان کو اچھالنا نہیں چاہئے۔ اللہ تعالیٰ پر توکل رکھیں، اللہ چاہے تو سب کچھ بخش سکتا ہے۔ اللہ کی مغفرت کی راہیں لامتناہی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اپنے نفس کی نیکی پر تکبر نہ کریں۔ حضور ایدہ اللہ نے خدا تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ 'خدا ہے'۔ یہ قطعی بات ہے۔ ناممکن ہے کہ اس بات کو کوئی ٹال سکے۔ حضور نے فرمایا کہ اتنا کامل یقین خدا کی ہستی کا میرے دل میں ہے کہ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آج دنیا میں شاید ہی کوئی اور انسان ہو جس کو خدا تعالیٰ کی ہستی کا اپنے تجربہ سے اتنا کامل یقین ہو جتنا مجھے ہے۔

حضور نے آخر پر فرمایا کہ اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔ میں تو آپ سب کے بارہ میں ہمیشہ پریشان رہتا ہوں۔ بیماری کی حالت میں بھی سب کے لئے دعائیں کرتا ہوں اور جہاں تک ممکن ہے بیواؤں، یتیموں اور مسکینوں کی امداد کے لئے انتظام کی کوشش کرتا ہوں۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی سنت تھی کہ بعض دفعہ خطبہ آپ دیتے تھے اور امامت کوئی اور کراتا تھا۔ چنانچہ اس سنت کی اقتداء میں حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے نماز جمعہ پڑھائی۔ احباب جماعت اپنے پیارے امام ایدہ اللہ کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

خطبہ جمعہ

میرا خدا گواہ ہے کہ مجھے آپ سے سچی محبت ہے۔ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ کا دکھ مجھے بے حد بے چین کرتا ہے

جلسہ سالانہ کے تعلق میں میزبانوں اور مہمانوں کے لئے نہایت اہم نصائح

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۳۰ر جولائی ۱۹۹۹ء بمطابق ۳۰ر وفا ۱۳۷۸ھ ہجری شمسی بمقام اسلام آباد ٹلفورڈ (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ. اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ. لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ. لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ . ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾۔

سنو کہ یقیناً اللہ کے دوست ہی ہیں جن پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہونگے۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور تقویٰ پر عمل پیرا تھے ان کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی۔ اللہ کے کلمات میں کوئی تبدیلی نہیں ہے۔ یہی وہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

اسی آیت کی تفسیر میں ایک حدیث موجود ہے تو سب سے پہلے میں اس متعلقہ حدیث کا ترجمہ کرتا ہوں کیونکہ اس سے پھر خطبے کا وقت بچ جائے گا۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے قول لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ کے بارہ میں آپ کیا کہتے ہیں۔ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ تو نے ایک ایسی چیز کے بارے میں پوچھا ہے جس کے بارے میں ایک شخص کے سوا کسی اور شخص کو سوال کرتے ہوئے میں نے نہیں سنا اور اس کو جواب دیتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اس دنیا میں ان کی بشریٰ ایسی سچی خوابیں ہیں جو ایک مسلمان خود دیکھتا ہے یا اس کی خاطر کسی اور کو دکھائی جاتی ہیں اور آخرت میں ان کی بشریٰ جنت ہے۔

(مسند احمد جلد ۶ صفحہ ۴۴۷)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی تعلق میں فرماتے ہیں:

"وہی لوگ ہیں جو ایمان لائے یعنی اللہ اور رسول کے تابع ہوگئے اور پھر پرہیزگاری اختیار کی ان کے لئے خداتعالیٰ کی طرف سے اس دنیا کی زندگی اور نیز آخرت میں بشریٰ ہے یعنی خداتعالیٰ خواب اور الہام کے ذریعہ سے اور نیز مکاشفات سے ان کو بشارتیں دیتا رہے گا۔ خداتعالیٰ کے وعدوں میں تخلف نہیں اور یہ بڑی کامیابی ہے جو ان کے لئے مقرر ہو گئی۔ یعنی اس کامیابی کے ذریعہ سے ان میں اور غیروں میں فرق ہو جائے گا اور جو سچے نجات یافتہ نہیں ان کے مقابلہ میں دم نہیں مار سکیں گے"۔ (جنگ مقدس رونیداد ۲۶ر مئی ۱۸۹۳ء)

اسی تعلق میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ان کے واسطے اسی دنیا میں بشارتیں نازل ہوتی ہیں اور قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں کہ وہی ہمارا رب ہے اور پھر اس ایمان پر استقامت دکھلاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر فرشتے نازل کرتا ہے جو ان کو تشفی دیتے ہیں کہ تمہیں کوئی غم اور حزن نہیں پہنچے گا۔ خداتعالیٰ کی شناخت کے واسطے یہ ایک بڑا طریق ہے کہ نشانات کا مشاہدہ کرایا جاوے جب ایک سلسلہ نشانات اور کرامات کو مدت دراز گزر جاتی ہے تو لوگ دہریہ مزاج ہو جاتے ہیں اور بیہودہ باتیں بناتے ہیں"۔ (البدر جلد ۶ نمبر ۳۔۱۷ر جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۲)

پھر براہین احمدیہ حصہ سوم میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"ان کو اسی زندگی میں بشارتیں ملیں گی یعنی وہ خدا سے نور الہام کا پائیں گے اور بشارتیں سنیں گے جن میں ان کی بہتری اور مدح اور ثناء ہوگی جو خدا کی ان سچائیوں کو روشن کرے گا خدا نے جو وعدہ کیا ہے وہ سب پورا ہوگا اور کسی نوع کی تبدیلی واقع نہیں ہوگی۔ یہی سعادت عظمیٰ ہے کہ جو ان لوگوں کو ملتی ہے جو محمد مصطفیٰ ﷺ پر ایمان لائے"۔

(براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۲۰،۲۲۱ حاشیہ نمبر ۱۱)

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"تیسری ان کی یہ نشانی ہے جو انہیں بشارتیں ملتی رہتی ہیں اس جہان میں بھی اور دوسرے جہان میں بھی۔ خدائے تعالیٰ کا ان کی نسبت یہ عہد ہے جو ٹل نہیں سکتا اور یہی پیار اور درجہ ہے جو انہیں ملا ہوا ہے یعنی مکالمہ الٰہیہ اور رؤیائے صالحہ سے خدائے تعالیٰ کے مخصوص بندوں کو جو اس کے ولی ہیں ضرور حصہ ملتا ہے اور ان کی ولایت کا بھاری نشان یہی ہے کہ مکالمات و مخاطبات الٰہیہ سے مشرف ہوں"۔ ('ایک عیسائی کے تین سوال اور ان کے جوابات' صفحہ ۴۶،۴۷۔ حاشیہ)

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"مسلمانوں کو سچی خوابیں کثرت سے آتی ہیں جیسا ان کی نسبت خداتعالیٰ نے آپ وعدہ دے رکھا ہے اور فرمایا ہے لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا"۔

اس مضمون کا تعلق آئندہ جو خطبات ہیں ان سے بڑا گہرا ہے جسے آپ بکثرت خدا کے سچے بندوں کی تائید رؤیائے صالحہ کے ذریعہ دیکھیں گے اور یہ جو کثرت کے ساتھ سلسلہ پھیلتا چلا جا رہا ہے اس میں سچی خوابوں کا بہت گہرا تعلق ہے کچھ پہلے دکھائی جاتی ہیں جن کے نتیجے میں پھر لوگ آگے ایمان لاتے ہیں اور کچھ نئے ایمان لانے والوں کے دل کی تقویت کی خاطر ان کو سچی خوابیں دکھائی جاتی ہیں غرضیکہ یہ سلسلہ ہے جو اب بڑھتا اور پھیلتا چلا جا رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"کفار اور منکرین اسلام کو اس کثرت سے سچی خوابیں ہرگز نصیب نہیں ہوتیں بلکہ ان کا ہزارواں حصہ بھی نصیب نہیں ہوتا۔ چنانچہ اس کا ثبوت ہماری ان ہزارہا سچی خوابوں کے ثبوت سے ہو سکتا ہے جن کو ہم نے قبل از وقوع صدہا مسلمانوں اور ہندوؤں کو بتلا دیا ہے اور جن کے مقابلے سے غیر قوموں کا عاجز ہونا ہم ابتداء سے دعویٰ کر رہے ہیں"۔

(براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۵۴ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱ طبع اول)

یہی مضمون ہے جس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف رنگ میں آگے بڑھایا ہے اور آج کے خطبہ میں چونکہ اس کا مرکزی حصہ بیان ہو گیا ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس کو بار بار دہرانے کی ضرورت نہیں۔

اب مختصراً میں آج کے جمعہ پہ آنے والے مہمانوں کو بھی اور میزبانوں کو بھی ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں اس کے بعد انشاء اللہ پھر یہ جمعہ برخاست ہوگا۔ پھر انشاء اللہ ہم افتتاحی اجلاس کے لئے پھر اکٹھے ہونگے۔ استقلال اور ہمت، استقلال اور ہمت اور صبر یہ بار بار نصیحت

ہے جو دوہرائی گئی ہے۔ یہ خلاصۂ کلام ہے ان ساری تحریرات کا۔

ضمناً میں ایک بات یہ بھی بیان کرنا چاہتا ہوں کہ خطبات میں شہداء کے ذکر کا سلسلہ تو بند ہو گیا تھا یعنی خطبات میں میں نے جن کا ذکر کر دیا وہ اسی پر اکتفاء ہونی چاہئے تھی لیکن بعد کے بعض ایسے واقعات علم میں آئے جن کے متعلق مجھے افسوس ہوا کہ پہلے کیوں یہ نہیں بتائے گئے۔ وہ ایسے عظیم الشان واقعات ہیں جن کو ضرور خطبات میں داخل کرنا چاہئے تھا لیکن پتہ نہیں کیوں اس بے ہوشی کے عالم میں ان کے عزیز بیٹھے رہے اور وقت پر مطلع نہ کیا اس لئے اب میں نے سوچا ہے کہ وہ اس لائق تو بہر حال نہیں ہیں کہ یہ جو مضمون اکٹھا چھپے گا اس سے الگ رہیں گے اس لئے اب انشاء اللہ تعالیٰ میں نے ہدایت کر دی ہے وہ جو اُن شہداء کے تذکرے ہیں ان کو مناسب جگہ یہ داخل کر لیا جائے گا اور نیچے نوٹ دے دیں گے کہ اگرچہ میں خطبات میں ان کو بیان نہیں کر سکا مگر یہ بھی واقعات ایسے ہیں جو حق رکھتے ہیں کہ اس چھپے ہوئے مضمون میں داخل ہوں اس سے انشاء اللہ تعالیٰ یہ سلسلہ بھی مکمل ہو جائے گا۔

اب میں جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا **مختصر ہدایات میزبانوں کے لئے** بھی پیش کرتا ہوں اور **مہمانوں کے لئے بھی۔**

جلسہ سالانہ کے مہمانوں سے عزت واکرام اور محبت کا سلوک کرنا، مہمانوں کی بے لوث خدمت کرنا۔ یہ وہ جذبہ ہے جس سے انسان فطری طور پر سرشار ہوتا ہے اور اس میں تصنّع اور تکلّف کا کوئی دخل نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی فطری جذبہ سے سرشار ہو کر دن رات مہمانوں کی خدمت کرتے رہے۔ آپ کا گھر تھا کہ مہمان خانہ بنا ہوا تھا۔ جہاں تک توفیق ملی جب تک توفیق ملی ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا کرتے تھے اور وہی کھاتے تھے جو سب کھاتے تھے بعد میں بیماری کی وجہ سے مجبوراً آپ کو الگ کھانا کھانا پڑا لیکن اس میں بھی کوئی تکلف نہیں تھا اس لئے اس موقع پر ہم کوشش یہی کرتے ہیں کہ اس سنت کو جاری رکھا جائے لیکن اس میں ایک غلط فہمی بھی ہے جو دور ہو جانی چاہئے۔

جو معزز مہمان باہر سے تشریف لائے ہوئے ہیں بکثرت ان میں ایسے ہیں جو احمدی نہیں ہیں یا احمدی ہیں بھی تو کھانے کے معاملے میں احتیاط ضروری ہے کہ ان کے کھانے میں ان کے مزاج کے خلاف چیز داخل نہ ہو۔ اب یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سنت ہی تھی کہ جتنے بھی بیرونی مہمان آیا کرتے تھے حسب مراتب اور حسب مزاج جس حد تک ان کی خدمت ہو سکتی تھی کی جاتی تھی۔ اس لئے ہر احمدی جو اس جلسے میں شامل ہے وہ غلطی سے یہ نہ سمجھے کہ یہ خاص سلوک کیا جا رہا ہے بعض مہمانوں سے۔ خاص تو ہے مگر ایسا خاص ہے جس کے وہ مستحق ہیں۔ پس اس پہلو سے میں سمجھتا ہوں کہ آپ اچھی طرح متنبہ رہیں عام کھانا تو ایک ہی پکے گا اور خصوصی کھانا ضرورت کے مطابق تقسیم ہوگا۔ بعض کشمیر کے علاقے سے آنے والے چاول پسند کرتے ہیں۔ بعض بنگال کے علاقے سے آنے والے چاول پسند کرتے ہیں ان کے لئے چاولوں کا بھی انتظام ہے۔ پس کوشش کی گئی ہے کہ ہر ضرورت جس طرح بھی ممکن ہے اسے پورا کیا جائے۔

اب جو انگلستان کے رہنے والے عام احمدی ہیں ان کو بھی چاہئے کہ ذوق وشوق سے نہ صرف مہمانوں کی خدمت کریں بلکہ جلسے میں بھی شریک ہوں۔ مہمانوں کی خدمت ان کو جلسے میں شرکت سے باز نہ رکھے۔ یہاں کی جماعت بہت خدمت کرتی ہے۔ بکثرت رشتے دار ہیں جو اپنے گھروں میں آ کے ٹھہرتے ہیں یعنی اپنے عزیزوں کے گھروں میں ٹھہرتے ہیں اور جلسہ سالانہ کا ایک ایسا منظر پیش ہوتا ہے کہ ایسا دنیا میں کہیں اور پیش نہیں ہوتا۔ اتنے مہمان کہ دروازہ کھولنے کی بھی طاقت نہیں، بھر جاتے ہیں اور جب وہ دروازے کو دھکیلتے ہیں تو مہمان کو اٹھنا پڑتا ہے تاکہ آنے والے کے لئے دروازہ کھولے لیکن اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزارہ ہوتا ہے اور جو اس کا مزہ ہے وہ گھر کے کھلے کمروں میں نہیں ہے۔ یہ لذت اٹھانے والے ہی جانتے ہیں اور پرانے زمانے میں بسا اوقات مجھے بھی اس کی توفیق ملا کرتی تھی لیکن اب حالات بدل چکے ہیں۔

DIGITAL SATELLITE

MTA and PAKISTAN TV

You can now get MTA on digital satellite at Hotbird 13°E. Pakistan TV is also available on digital satellite at Intelsat 707 1°W as Prime TV, and has been broadcasting since Sept '98. To view MTA and Prime TV, you need a digital satellite receiver, a dish and a universal LNB.

At the moment, we are running the following offers:

NOKIA 9600 £255+ *Digital LNBs from £19+*
HUMAX CI £220+ *Dishes from 35cm to 1.2m*

These, as well as all other satellite reception-related equipment, can be obtained from our warehouse at the address below.

MAIL ORDER — EXPORT

Signal Master Satellite Limited
Unit 1A Bridge Road, Camberley
Surrey GU15 2QR, England
Tel: 0044 (0)1276 20916 Fax: 0044 (0)1276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com

+ All prices are exclusive of VAT

بہر حال جو میزبان ہیں ان کو اپنے گھر اپنے دل کی فراخی کی طرح کھلے کرنے چاہئیں اور خدمت کرنی چاہئے لیکن جلسے سے محروم نہ رہیں کیونکہ مہمانی کا مقصد یہ تو نہیں کہ ان کو کھانا کھلایا جائے۔ اصل مہمانی کا مقصد ہے کہ روحانی مائدہ دیا جائے اور روحانی کھانا خود بھی کھائیں اور ان کو بھی کھلائیں۔

میزبانوں اور مہمانوں کے لئے عمومی نصیحتیں۔ ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھنے میں اپنا وقت گزاریں اور التزام کے ساتھ نماز باجماعت کی پابندی کریں۔ فضول گفتگو سے اجتناب کریں۔ باہمی گفتگو میں دھیما پن ہو اور وقار ہو۔ تلخ گفتگو آپ کو بھی تکلیف دیتی ہے اور جس دل پر جا کے پڑتی ہے اس کو بھی تکلیف دیتی ہے۔ پس یاد رکھیں کہ دل سے تلخی کو نہ اٹھنے دیں۔ اگر ہے اور مجبوری ہے تو اس کو دبا جائیں خدا کی خاطر صبر اختیار کریں تو اس سے انشاء اللہ آپ بھی پاک صاف رہیں گے اور آپ کا ماحول بھی پاک صاف رہے گا۔ جلسہ کی کارروائی وقار کے ساتھ سننی چاہئے۔

نعروں پر کنٹرول ضروری ہے۔ اس دفعہ تو میں نے بہت غور کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ جو پرانا رواج تھا نعرہ تکبیر ایک طرف سے بلند ہوتا تھا اور ایک آدمی کہتا تھا نعرۂ تکبیر اور دوسرے کہتے تھے اللہ اکبر۔ میں نے غور کیا ہے نہ یہ رواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانے میں تھا اور نہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے سے ثابت ہے۔ میں نے بڑے غور سے رجسٹر روایات کا اول سے آخر تک مطالعہ کیا ہے۔ ایک بھی شہادت نہیں ملی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں ایک طرف سے ایک اٹھ کے کہا کرتا تھا نعرۂ تکبیر اور دوسری طرف سے آواز آتی تھی اللہ اکبر۔ اللہ اکبر کی آواز تو آجاتی تھی مگر دبی دبی سی دلوں سے اٹھتی ہوئی آواز۔ جب ایک انسان مجبور ہو تو کہہ دیتا ہے اللہ اکبر، اللہ اکبر تو اللہ اکبر کے بغیر تو ہماری زندگی ہی کوئی نہیں۔ یہ اللہ اکبر کی آوازیں جہاں تک ممکن ہے دبی زبان سے بلند کیا کریں۔ اگر بے اختیار ہو کر اللہ اکبر کی آواز بلند بھی ہو جائے تو اس سے کوئی شکوہ نہیں۔

منتظمین جلسہ کی اطاعت ضروری ہے اور اس اطاعت میں تعاون ہو۔ تلخی کی اطاعت نہ ہو کہ منہ بسور کے ہم اطاعت تو کر رہے ہیں، بس ٹھیک ہے مجبوری ہے۔ **ایسی اطاعت کریں کہ جس کی اطاعت کی جائے وہ خوش ہو جائے۔ وہ دیکھے کہ اس کو کوئی فضیلت نہیں ہے پھر بھی خدا کی خاطر آپ اس کے سامنے گردن جھکائے ہوئے ہیں۔ یہ ہے وہ اطاعت جو احمدیت کی سچی اطاعت کی روح ہے۔** اور میں امید رکھتا ہوں کہ اس جلسے میں آپ اس روح سے بھی کام لیں گے۔ انشاء اللہ۔

صفائی تو مومن کی ذات کا حصہ ہے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے صفائی پر اتنا زور دیا ہے کہ ظاہری صفائی میں دیکھا نہیں آپ نے، وضو اور اس سے پہلے کے احکامات اور تفصیلی احکامات، کثرت کے ساتھ صفائی کا حکم ہے جس کی کوئی مثال دنیا کے کسی مذہب میں نہیں ملتی اور اس صفائی کا اندرونی صفائی سے گہرا تعلق ہے۔ **پس اگر دل کو پاکیزہ کرنا چاہتے ہیں تو بدن کو بھی پاکیزہ رکھیں** اور لوگوں کے اٹھنے بیٹھنے کی جگہ کو بھی پاکیزہ رکھیں۔ دیکھیں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو یہی نصیحت تھی کہ آنے والوں کے لئے گھر کو پاک صاف رکھو۔ پس آپ بھی اپنے ماحول کو ہر پہلو سے پاک وصاف رکھیں۔

اب ایک چیز ہے جس کی طرف میں متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ کھانا ضائع نہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نصیحت ہے ہمیشہ کے لئے کہ خدا کے رزق کی قدر کریں۔ پانی کی بھی اور کھانے کی بھی۔ میں نے بارہا سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ اگر انگلستان میں یہ بات جاری ہو چکی ہوتی، پانی کا ضیاع نہ ہوتا اور کھانے کا ضیاع نہ ہوتا تو جو اس وقت پانی اور کھانے پر خرچ ہو رہا ہے اس کے باوجود پولیوشن (Polution) سے نجات نہیں مل رہی۔ اس سے بہت کم خرچ یہ، دسویں حصے پانی کے خرچ پر اور دسویں حصے غذا پر ہمارے انگلستان کے رہنے والے بہت اعلیٰ درجے کا گزارہ کر سکتے تھے مگر ان کو وہ رسول نصیب نہیں جو ہمارا رسول ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

کھانے کی مارکیوں میں کھانے کے بعد ایسے برتن ڈسٹ بن (Dust Bin) میں ڈالے جاتے ہیں جو استعمال ہو چکے ہوں اور ان کو دوبارہ استعمال میں نہیں لایا جاتا نہ وہ اس غرض کے لئے بنائے گئے ہیں۔ اس صورت میں میں نہیں جانتا کہ منتظمین کیا فیصلہ کرتے ہیں۔ اگر وہ پسند کریں کہ وہ خود ہی یہ برتن اٹھا اٹھا کر ڈسٹ بن میں ڈالیں تو یہی ٹھیک ہے اور اگر وہ سمجھیں کہ مہمان خود اپنے برتن ڈسٹ بن میں ڈالیں تو ان کی ہدایت پر عمل کریں۔

غَضِّ بَصر اور پردہ کا خیال رکھیں۔ بعض خواتین جو کسی وجہ سے چہرہ نہیں ڈھانکتیں ان کا لباس اور انداز ہی ان کے لئے پردہ کا کام کرتا ہے۔ بعض عورتیں جو چہرہ نہ ڈھانک سکیں ان کے لئے یہ جائز نہیں کہ سرخی پاؤڈر لگا کر اور بناؤ سنگھار کر کے سرعام پھریں۔ پس اس بارے میں ہمیشہ میں نصیحت کرتا ہوں اور پھر اس کو دوبارہ دوہرا رہا ہوں کہ جب ایسی خواتین پر نظر پڑتی ہے تو بہتر یہی ہے

کہ خواتین سے کہیں کہ وہ ان کو مل کر سمجھائیں۔ مرد کا پھر عورت کو مخاطب کر کے سمجھانا جائز نہیں ہے اور اس ضمن میں دراصل یہاں کی لجنہ کا کام ہے کہ ایسی خواتین جو بے پردہ بھی ہیں اور بناؤ سنگھار بھی بہت کھلا کیا ہوا ہے ان میں سے بہت سی ہیں جو غیر احمدی ہوتی ہیں اور اس کی وجہ سے آنے والوں کو فرق تو پتہ نہیں چلتا وہ کہتے ہیں کہ یہ ہے احمدیوں کا پردہ اور واپس جا کے پھر مجھے خط ملتے ہیں کہ ہم نے ایسی عورتیں دیکھی ہیں۔ احمدی بھی ہونگی ان میں لیکن لجنہ کا کام ہے کہ وہ پیار اور محبت سے ان کو سمجھائیں۔ امید ہے انشاءاللہ تعالیٰ اس سے ہر قسم کے مہمانوں کو بھی فائدہ ہوگا اور میزبانوں کو بھی۔

اگر نماز اور جلسے کے دوران کوئی بچہ روئے تو اس کو فوراً الگ لے جانا چاہئے اور غالباً اس دفعہ پہلے کی طرح یہ بھی انتظام ہے کہ وہ عورتیں جو بچوں والی ہیں ان کے لئے الگ مارکی موجود ہے اگر کوئی بچہ روئے تو اس کو اس مارکی میں منتقل کیا جا سکتا ہے۔

غسل خانوں کی صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ بہت سے پاکستانی ایسے آنے والے ہیں جن کو یہاں کے جو غسل خانے ہیں ان کی واقفیت نہیں ہے اور یہ بھی نہیں کہ بہت سی چیزیں Dispose کرنے والی ساتھ جو برتن پڑا ہوتا ہے اس میں پھینکنی چاہئیں ٹائلٹ کے اندر نہیں پھینکنی چاہئیں کیونکہ اس کے نتیجے میں پھر ٹائلٹ بلاک ہو جاتا ہے اور ہر آنے والے مہمان کو تکلیف پہنچتی ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ آپ اس بات کا بھی خاص خیال رکھیں گے۔

لندن میں گاڑیاں پارک کرتے وقت خاص توجہ کی ضرورت ہے یہاں جو پارکنگ ہو رہی ہے وہ تو آپ کو پتہ ہی ہے معاونین آپ کو سمجھا دیں گے۔ آپ ان سے تعاون کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے انشاءاللہ۔ لیکن لندن میں یہ مشکل ہے کہ بعض گھروں کے سامنے اپنی گاڑیاں پارک کر دیتے ہیں جس سے ہمسایوں کو تکلیف ہوتی ہے اس لئے ہرگز کسی کو تکلیف نہیں دینی، کسی کا رستہ نہیں روکنا، کسی کے رستے میں گاڑی نہیں کھڑی کرنی۔ اگر مجبوراً گاڑی پارک کرنے کی وہاں جگہ موجود نہ ہو تو بے شک دور کریں وہاں سے پیدل آجائیں مگر اپنی سہولت کی خاطر گاڑی لوگوں کی تکلیف کا موجب نہ بنے۔

مہمانان کرام کو اور باتوں کے علاوہ اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ غیر ممالک سے آنے والوں کی تعداد عموماً پانچ چھ ہزار ہوا کرتی ہے لیکن اطلاعات کے مطابق اس سال جرمنی ہی سے آنے والوں کی تعداد چھ ہزار کے قریب بتائی جا رہی ہے۔ سب کی سہولت اور آرام کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔ اگر محدود جگہ اور محدود کھانے پینے کی سہولت کی وجہ سے حسب منشاء کسی کا انتظام نہ ہو تو خوشی سے برداشت کریں۔ یہ بھی للّٰہی صبر ہے اور اس کی اللہ ان کو دنیا اور آخرت میں جزا دے گا۔ چند دن کی بات ہے یہ گزر جائیں گے پھر خیریت کے ساتھ اپنے گھروں کو واپس لوٹیں گے اور امید رکھتا ہوں کہ اس جلسے کے تذکرے بھی ساتھ واپس لے کے جائیں گے۔ اور اگر انتظامات میں کوئی کمزوری دیکھیں تو آپس میں تذکرہ نہ کیا کریں متعلقہ منتظم کو توجہ دلانا ضروری ہے۔ اور یہ آپ کا احسان ہوگا کہ آپ بروقت متعلقہ منتظم کو توجہ دلا دیں۔

جو احباب جلسے کا ویزہ لے کر آتے ہیں اور جلسے کے تعلق میں ان کو حکومت کی طرف سے ویزہ دیا جاتا ہے یعنی برٹش گورنمنٹ کی طرف سے وہ یاد رکھیں کہ اس میں کوئی دھوکہ جائز نہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ ہم نے تو کہا ہی نہیں تھا جلسے کا انہوں نے خود ہی دے دیا۔ یہ غلط ہے۔ صرف بہانہ سازی ہے۔ جلسے کے دنوں میں ان کو پتہ ہے کہ جلسے کی خاطر لوگ آتے ہیں اور ان کا واپس جانا ضروری ہے تو اس میں ہجرت کا تو کوئی معنی نہیں۔ یہ ہجرت نہیں بلکہ گناہ ہے کہ روزی کمانے کی خاطر، دوسری ضرورتوں کی خاطر آپ حکومت سے استفادہ کرتے وقت حکومت کی اپنی ضرورتوں کو نظر انداز کریں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ ایک بھی ایسا واقعہ نہیں ہونا چاہئے۔ ایک بھی نہیں ہونا چاہئے۔ واپس جاتے ہیں واپس جائیں اور پھر اللہ سے دعا مانگیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے لئے پھر کوئی بہتر صورت بنا دے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

آخر پر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس پڑھ کر اب اس خطاب کو ختم کرتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں:

"ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسے کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے۔ اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرمائے۔ اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے۔ اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے۔ اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے۔ تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو"۔

بہت عظیم کلام ہے "تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو"۔ یعنی خدا ہی ان کے پیچھے ان کے کاموں کا نگران ہو۔ ان کے رہنے والوں کی حفاظت فرمائے۔ تو بعض دفعہ خدا کا خلیفہ ہوتا ہے، بعض دفعہ خدا خلیفہ بن جاتا ہے۔ یہ بہت ہی گہرا عارفانہ نکتہ ہے۔

"اے خدا، اے ذوالمجد و العطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین"۔ (اشتہار ۷/دسمبر ۱۸۹۲ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۳۴۲)

آخر پر ایک دفعہ پھر وہ تاکید کرنی چاہتا ہوں جو بار بار کر چکا ہوں۔ اللہ آپ کو خیریت سے لایا ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ کسی کو سفر کے دوران کوئی صدمہ نہیں پہنچا ہوگا۔ اب واپسی پر بھی پوری احتیاطوں سے آپ جائیں ایک ایک وجود آپ کی کار پر سفر کرنے والا اس بات کا نگران رہے کہ طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں اٹھایا جا رہا۔ نیند آتی ہے تو ایک جگہ کار کھڑی کریں اور وہاں آرام سے سو جائیں اور جو نصیحتیں آپ کو کار کے سامنے لگانے کے لئے دی جاتی ہیں ان کو سامنے رکھا کریں۔ آپ کو یاد رکھنا چاہئے مجھے آپ سے سچی محبت ہے۔ میرا خدا گواہ ہے کہ مجھے آپ سے سچی محبت ہے۔ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ کا دکھ مجھے بے حد بے چین کرتا ہے۔ پس خدا کے لئے میری بے چینی کی خاطر ہی یہ احتیاطیں برتیں یہ آپ کا مجھ پر احسان ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی اب میں اس خطبے کو ختم کرتا ہوں۔

❀❀❀۞۞❀❀❀

بقیہ: جلسہ سالانہ انڈونیشیا از صفحہ ۱۲

اور خاص طور پر دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ میں تمام پروگراموں کو ہر لحاظ سے بہت کامیاب اور بابرکت فرمائے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ میں شامل ہونے والے تمام افراد کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا وارث بنائے اور تمام منتظمین اور کارکنان و کارکنات کو ان کی خدمات کی دنیا و آخرت میں بہترین جزاء عطا فرمائے۔

(رپورٹ مرتبہ: قمر الدین شاھد۔ مبلغ سلسلہ انڈونیشیا)

اگر آپ کے زیر مطالعہ کوئی ایسی کتاب، رسالہ یا مضمون ہے جس کے متعلق آپ سمجھتے ہیں کہ اس کا تعارف قارئین الفضل کے لئے ازدیاد علم اور دلچسپی کا موجب ہوگا تو حسب حال اس کا خلاصہ یا اس کے اہم اقتباسات (مع مکمل حوالہ) یا اس پر تبصرہ لکھ کر ہمیں بھجوائیں۔

(ادارہ)

بقیہ: توہین رسالت کے مقدمات از صفحہ ۸

کا بیان ریکارڈ نہیں کر سکی۔

(جنگ کراچی ۲۹/مارچ ۱۹۹۶)

ان زخموں کی شدت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ بشریٰ تاثیر صاحبہ ۲۶/مارچ ۱۹۹۶ء سے لے کر ۲۴/اپریل ۱۹۹۶ء تک تقریباً ایک ماہ ہسپتال میں زیر علاج رہیں جبکہ سمیعہ بخاری صاحبہ کا دو مرتبہ آپریشن کرنا پڑا اور وہ ۲۶/مارچ ۱۹۹۶ء سے لے کر ۲/مئی ۱۹۹۶ء تک ہسپتال میں زیر علاج رہیں۔

جج نے، ملزم کے وکیل کے اعتراض کہ آغا خان گورنمنٹ کا ہسپتال نہیں اس لئے اس کی طرف سے جاری کردہ میڈیکل سرٹیفکیٹ قابل قبول نہیں ہونا چاہئے کیونکہ کوئی شخص بھی معمولی سی فیس ادا کر کے سرٹیفکیٹ حاصل کر سکتا ہے، کے ساتھ اتفاق کرتے ہوئے لکھا کہ اس سرٹیفکیٹ کی تصدیق گورنمنٹ ہسپتال سے کروا لینی چاہئے تھی اور اس طرح مورخہ ۱۷/اپریل کو قاتلانہ حملہ کرنے والے ٹیلر ماسٹر کو بھی ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔

☆......☆......☆

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر۔ پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

گائے کے خالص گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواهشمند حضرات بذریعہ ٹیلیفون فری سروس سے فائدہ اٹھاکر بازار سے بارعایت اور تازہ مال حاصل کر سکتے ھیں

آج ھی رابطہ کیجئے

CH.IFTIKHAR & BROTHERS

TEL: 04504-201 FAX: 04504-202

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 0181-265-6000

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمّرم — گرکفر این بود بخدا سخت کافرم

اللہ اور اس کے رسول مقبول حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی محبت میں سرشار معصوم احمدیوں پر

توہین رسالت کے سراسر جھوٹے اور ناپاک الزام میں عائد

بعض مقدمات کی تفصیل

(رشید احمد چوہدری- پریس سیکرٹری)

(ساتویں قسط)

احمدی مستورات پر دن دہاڑے قاتلانہ حملہ اور پھر گھناؤنی سازش کے تحت توہین رسالت کا مقدمہ درج کر دیا گیا

۲۶ر مارچ ۱۹۹۶ء کو محترمہ بشریٰ تاثیر صاحبہ اہلیہ یوزیڈ تاثیر اور محترمہ سمیعہ بخاری صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر سید عبدالحمید بخاری جن کی عمریں تقریباً ۶۰ اور ۶۵ سال تھیں طارق روڈ پر ایک ٹیلر ماسٹر محمد عارف نامی کی دوکان سے جہاں وہ گزشتہ ۱۵ سال سے کپڑے سلواتی آئی تھیں کپڑے لینے گئیں۔ تقریباً پانچ بجے سہ پہر جب یہ خواتین ٹیلر ماسٹر کی دکان کے سامنے گاڑی سے اتریں تو محترمہ بشریٰ تاثیر صاحبہ تو ٹیلر ماسٹر کی دوکان کے اندر چلی گئیں مگر محترمہ سمیعہ بخاری قریب ہی ایک دوکان سے دھاگہ لینے کے لئے چلی گئیں۔

جونہی بشریٰ تاثیر صاحبہ دوکان کے اندر داخل ہوئیں کسی گہری سازش اور منصوبے کے تحت بد بخت ٹیلر ماسٹر محمد عارف نے ان پر ٹوکے سے حملہ کر دیا اور پے در پے وار کر کے زمین پر گرا دیا۔ ان کے سر کے دائیں جانب ایک کاری ضرب لگی جس سے کھوپڑی کی ہڈی ٹوٹ گئی اور اس سے مغز پر بھی دباؤ پڑا۔ انہیں خون میں لت پت چھوڑ کر ٹیلر ماسٹر اس دکان پر پہنچا جہاں محترمہ سمیعہ بخاری دھاگہ خرید رہی تھیں اور اسی ٹوکے کی مدد سے ان پر اندھا دھند وار کئے جس سے نڈھال ہو کر وہ بھی زمین پر گر پڑیں مگر پھر اپنے آپ کو سنبھال کر کار کے ڈرائیور کو مدد کے لئے پکارا۔ ڈرائیور ان کو سہارا دے کر ٹیلر ماسٹر کی دکان کی طرف لپکا تو دیکھا کہ بشریٰ تاثیر صاحبہ زخموں کی وجہ سے بے ہوش ہو رہی ہیں۔ ان دونوں کو کار میں بٹھا کر قریبی چھوٹے ہسپتال Medicare میں پہنچایا گیا مگر بعد میں سر آغا خان ہسپتال میں منتقل کر دیا گیا۔ جہاں محترمہ سمیعہ بخاری صاحبہ کا تین گھنٹے تک اور محترمہ بشریٰ تاثیر صاحبہ کا پانچ گھنٹے تک آپریشن کیا گیا۔

اس واقعہ کی رپورٹ پولیس سٹیشن فیروز آباد کراچی میں کار کے ڈرائیور فضل الرحمٰن ولد بہادر خان ساکن گلشن اقبال کراچی نے شام آٹھ بج کر ۳۵ منٹ پر کی۔ سب انسپکٹر پولیس عرفان خان نے فضل الرحمٰن کے اس بیان کو قلمبند کیا۔ بعد ازاں اس کو حرف بحرف سنا کر اس سے دستخط لئے گئے۔ اس رپورٹ نمبر ۶۵ کے مطابق ایف آئی آر نمبر ۲۰۵ کاٹی گئی اور مجرم محمد عارف ٹیلر ماسٹر کے خلاف زیر دفعہ ۳۰۷ تعزیرات پاکستان (ارادہ قتل کی دفعہ) مقدمہ درج کر دیا گیا اور ٹیلر ماسٹر کو گرفتار کر لیا گیا۔

اس کے بعد ایک ملاّں سلیم رضا نے دوسرے ملاؤں کے ساتھ مل کر محترمہ بشریٰ تاثیر صاحبہ پر توہین رسالت کا جھوٹا مقدمہ دائر کرنے کا فیصلہ کیا چنانچہ وقوعہ کے پانچ روز بعد یعنی مورخہ ۳۱ر مارچ ۱۹۹۶ء کو ٹیلر ماسٹر محمد عارف کے ایک شاگرد نے دوپہر دو بج کر ۲۰ منٹ پر پولیس کے روبرو بیان دیا۔ ”میں محمد ارشد ولد محمد دین ٹیلر ماسٹر محمد عارف کے ساتھ گزشتہ چھ ماہ سے کام کر رہا ہوں۔ ۲۶ر مارچ ۱۹۹۶ء کو شام ۵ بجے ایک عورت جس کا نام مجھے بعد میں معلوم ہوا کہ بشریٰ تاثیر ہے دکان کے اندر آئی اور ٹیلر ماسٹر عارف سے کپڑے مانگے۔ ٹیلر ماسٹر نے کپڑے دکان کے کاؤنٹر پر رکھتے ہوئے اس عورت سے کہا کہ اِن کو استعمال نہ کریں کیونکہ اس پر اللہ اور محمد کے نام پرنٹ ہوئے ہوئے ہیں۔ اس پر اس عورت نے غلط زبان استعمال کی۔ ٹیلر ماسٹر عارف دوکان سے باہر نکلا اور قریبی گوشت کی دوکان سے ٹوکہ لے کر اس پر پے در پے وار کر دئے۔ یہ واقعہ دیکھ کر میں رپورٹ درج کرانے آیا ہوں“۔

سب انسپکٹر پولیس اصغر بیگ نے اس کا بیان قلمبند کر کے اس کے دستخط لئے اور نشان انگوٹھا لگوایا اور اپنی رپورٹ میں لکھا کہ بیان کے مطابق مقدمہ زیر دفعات 295/A اور 295/C تعزیرات پاکستان بنتا ہے۔ اس طرح ایف آئی آر نمبر ۲۱۴ کے مطابق بشریٰ تاثیر صاحبہ پر توہین رسالت اور توہین قرآن کے مقدمات قائم ہو گئے۔

محترمہ بشریٰ تاثیر صاحبہ کی طرف سے ضمانت کی درخواست دی گئی جو عبدالرشید نظامانی ایڈیشنل سیشن جج کراچی کی عدالت میں سماعت کے لئے پیش ہوئی۔ جج نے اپنے فیصلہ میں لکھا کہ ایف آئی آر پانچ دن کے بعد درج کروائی گئی ہے جس کا کوئی جواز پیش نہیں کیا گیا۔ مخالف وکیل نے زور دیا کہ اس خاتون کا جرم بہت گھناؤنا ہے اس لئے ضمانت کی درخواست مسترد کر دینی چاہئے مگر جج نے مورخہ ۷ر اپریل ۱۹۹۶ء کو درخواست ضمانت منظور کر لی۔

ٹیلر ماسٹر عارف نے بھی ضمانت کے لئے درخواست دی جو اسی عدالت میں سماعت کے لئے پیش ہوئی۔ جج نے اپنے فیصلہ میں لکھا کہ میں نے وہ کپڑے ملاحظہ کئے ہیں اور کسی پر بھی اللہ یا محمد کا نام پرنٹ ہوا نہیں پایا۔

محمد عارف ٹیلر ماسٹر کی گرفتاری کے بعد کراچی کے ملاّں حرکت میں آگئے اور ۲۷ر مارچ ۱۹۹۶ء کو طارق روڈ پر عارف ٹیلر ماسٹر کے حق میں ایک جلوس نکالا اور اس کی رہائی کا مطالبہ کیا۔ اخبار نوائے وقت کراچی کی ۲۸ر مارچ کی اشاعت کے مطابق سنی تحریک کے راہنما ملاّں سلیم رضا نے کہا:

”سنی تحریک کے سرگرم نوجوان کارکن عارف قادری ٹیلر ماسٹر نے گزشتہ روز ایمانی غیرت وجذبہ کا مظاہر کرتے ہوئے یااللہ، یامحمد کے ناموں والے کپڑے سلوانے والی عورت کو حملہ کر کے شدید زخمی کر دیا۔ فیروز آباد پولیس نے عارف ٹیلر ماسٹر کو دفعہ ۳۰۷ کے تحت گرفتار کر لیا ہے۔ انہوں نے مقامی پولیس کے طرز عمل کی بھرپور مذمت کرتے ہوئے کہا۔ قرآنی آیات کی بے حرمتی کرنے والی عورت کو گرفتار کرنے کی بجائے خدا ترسی و دینی حمیت کا مظاہرہ کرنے والے نوجوان کو گرفتار کر لیا گیا جو سراسر اسلام دشمنی کے مترادف ہے۔

سلیم رضا نے علماء اہل سنت سے اپیل کی ہے کہ وہ غیر اسلامی فعل پر صدائے احتجاج بلند کریں اور عارف قادری کی رہائی کے لئے حکومت وانتظامیہ پر دباؤ ڈالیں۔

(نوائے وقت کراچی جمعہ ۲۹ر مارچ ۱۹۹۶ء)

علاوہ ازیں شروع سے ہی عارف کے کچھ رشتہ دار بعض سرکردہ افراد کو ساتھ لے کر محترمہ بشریٰ تاثیر کے خاندان سے رابطہ کر کے ان سے عارف کو معاف کر دینے کی درخواست بھی کرتے رہے۔ اور نوائے وقت کراچی کی ۳۰ر مارچ ۱۹۹۶ء کی اشاعت کے مطابق جمعۃ المبارک ۲۹ر مارچ کے مختلف اجتماعات میں اس خبر میں جس میں ایک عورت کی درزی کے ساتھ سخت کلامی اور خدا اور رسول کے لئے نازیبا کلمات کے استعمال کا ذکر تھا پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے جامعۃ العلوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے شیخ الحدیث مفتی نظام الدین شامزئی اور مفتی عبدالسمیع اور تنظیم شبان ختم نبوت کے امیر مفتی منیر اخون اور جنرل سیکرٹری طارق صدیقی اور قاری سہیل باوا نے ایسی گستاخ رسول عورت کو قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ کیا اور درزی کے کردار کو سراہا۔

(نوائے وقت کراچی ۳۰ر مارچ ۱۹۹۶ء)

بد بخت ٹیلر ماسٹر نے پولیس کے سامنے کئی بیانات بدلے۔ پہلے اس نے یہ جھوٹ گھڑا کہ خواتین ایسا کپڑا سلائی کے لئے لائی تھیں جن پر قرآنی آیات لکھی تھیں۔ پھر کہا کہ میں نے اپنے خواب کی بنا پر ان عورتوں پر حملہ کیا۔ چنانچہ اخبار جنگ کراچی اپنی ۲۰ر مارچ ۱۹۹۶ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:

”خواتین پر حملہ کرنے والے ٹیلر ماسٹر کے متضاد بیانات
کپڑوں پر قرآنی آیات پرنٹ نہیں
(پولیس کا انکشاف)
میں نے خواب میں دیکھا تھا
(پولیس کو ٹیلر کا بیان)

کراچی (سٹاف رپورٹر): خواتین پر حملہ کرنے والا ٹیلر ماسٹر مسلسل بیان تبدیل کر رہا ہے۔ کپڑوں پر قرآنی آیات پرنٹ نہیں ہیں اس بات کا انکشاف تھانہ فیروز آباد پولیس نے جمعرات کو جنگ سے بات چیت کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے بتایا کہ خواتین نے جو کپڑے سلائی کے لئے ٹیلر ماسٹر عارف کو دئے تھے انہیں تھانے میں منگوا کر ایک درجن سے زائد افراد نے دیکھا۔ ان پر کہیں بھی قرآنی آیات پرنٹ نہیں تھیں جبکہ خواتین کپڑے دس روز قبل ٹیلر ماسٹر کو سلائی کے لئے دے گئی تھیں اور بدھ کو وہ کپڑے واپس لینے آئی تھیں جہاں ملزم نے ان پر ٹوکے کا وار کر کے شدید زخمی کر دیا۔ ملزم نے پولیس کو کئی بیان دئے اور ہر بیان ایک دوسرے سے مختلف تھا جبکہ ملزم عارف نے ایک بیان میں کہا کہ میں نے خواب دیکھا تھا کہ دو عمر رسیدہ خواتین آئیں گی جو فلاں رنگ کے کپڑے زیب تن کئے ہونگی اور یہ خواتین قرآنی آیت والا کپڑا سلائی کے لئے مجھے دیں گی اور اس کے بعد ان پر ٹوکے کے وار کر کے انہیں زخمی کر دوں گا جس سے مجھے ثواب ملے گا اس لئے میں نے اپنے خواب کے مطابق ان پر حملہ کر دیا.........۔

زخمی خواتین ایک مقامی ہسپتال میں بدستور بے ہوش ہیں جس کے باعث پولیس اب تک ان

باقی صفحہ نمبر ۷ پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: خطاب جلسہ سالانہ از صفحہ نمبر ۲

ہماری خدمت کے لئے آئے ہیں تو بسم اللہ۔ ورنہ واپس چلے جائیں۔ ہم مزید آپ کی کوئی بات نہیں سننا چاہتے۔ اب تو خدا کے فضل سے اس علاقہ کے ہر شہر کا میئر اس خواہش کا اظہار کرتا ہے کہ ان کے علاقے میں بھی مفت علاج کے ہومیو شفاخانے قائم کئے جائیں۔ تین تین سو میل کا مشکل سفر کر کے لوگ دوائی لینے کے لئے ہمارے شفاخانوں میں آتے ہیں۔

محمود ناصر ثاقب صاحب مبلغ بورکینا فاسو تحریر کرتے ہیں:

واگاڈوگو شہر کے ایک شخص عمو وودراگو کو ایک بیماری لاحق ہوئی جسے Zona کہا جاتا ہے۔ مریض چند دن کا مہمان معلوم ہوتا تھا کیونکہ اس بیماری نے سر پر حملہ کیا تھا۔ سر کا گوشت گلنا شروع ہو گیا تھا۔ بائیں آنکھ کی نظر بالکل بند ہو گئی اور آنکھ ایک گندے پھوڑے کی طرح ہو چکی تھی۔ اس مریض کو ہرپیز (Herpes) والا نسخہ دیا گیا یعنی آرنیکا، آرسنک، لیڈم ۲۰۰ طاقت میں۔ خدا تعالیٰ نے ایسا فضل فرمایا کہ چند دنوں میں اس کی حالت بدل گئی اور اب بفضلہ تعالیٰ اس کی بینائی پوری طرح بحال ہو چکی ہے۔

ایک خاتون جسے پستان کا کینسر تھا وہ ہمارے شفاخانہ پر آئی تو اس کو مروّجہ نسخہ استعمال کروایا گیا۔ پانچ ماہ بعد اس نے اسکیننگ کروائی تو ڈاکٹروں نے رپورٹ دی کہ کینسر کا نام و نشان بھی نہیں رہا۔ جب وہ ٹیسٹ کروا کے واپس آئی تو اس کی حالت دیکھنے کے قابل تھی۔ خوشی سے چیخ چیخ کر کہہ رہی تھی کہ ڈاکٹر، ڈاکٹر کینسر ختم ہو گیا۔ اس کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو بہہ رہے تھے۔

اولاد سے محروم عورتوں میں ایک مروجہ نسخہ کولوفائیلم، پوڈوفائیلم اور برائیونیا ۲۰۰ کی طاقت میں اور پلسٹیلا ۱۰۰۰ طاقت میں بہت ہی کامیاب رہا ہے۔ حضور نے فرمایا اس لئے وہ خواتین جو اولاد کی خواہشمند ہیں یہ بھی استعمال کر کے دیکھ لیں۔ کم از کم سات خواتین جو عرصہ سے اولاد کی نعمت سے محروم تھیں اور کوئی امید نہیں تھی اس نسخہ کے استعمال سے اللہ تعالیٰ نے ان کی گود ہری فرما دی۔ اب وہ مستقل ہمارے شفاخانے سے وابستہ ہیں۔ اس حیرت انگیز شفاء کا تذکرہ ہمیشہ اپنے گرد و پیش کرتی رہتی ہیں۔

مرگی کا مریض ایک بچہ جس کو ہر روز بار بار دورے پڑتے تھے جب اس کو ہمارے شفاخانہ میں لے کر آئے تو اس کی علامات کے مطابق کلکیریا کارب ۳۰ طاقت میں دی گئی جس سے اس کے دورہ کے حملے کم ہونا شروع ہو گئے۔ دو ماہ علاج کے بعد مکمل شفا ہو گئی اور اب تقریباً چھ ماہ سے اسے مرگی کا ایک بھی دورہ نہیں پڑا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مرگی کے بھی بہت سے نسخے درج ہیں اور کوئی نسخہ کسی مریض پر کام کر جاتا ہے۔ اس لئے ہمت سے، صبر سے، توکل کے ساتھ ایک کے بعد دوسرے کو استعمال کر کے دیکھنا چاہئے۔

حضور نے فرمایا کہ مرگی کی ایک قسم ایسی ہے جو سر کی بناوٹ کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اس کا نہ ہومیوپیتھی میں علاج ہے نہ ایلوپیتھک میں سوائے آپریشن کے۔ پس کسی اچھے ماہر سرجن سے آپریشن کروا کر سر کی ساخت کو ٹھیک کروانا ضروری ہے۔ اور ایلوپیتھک میں ایسے بہت ماہر سرجن ملتے ہیں۔

بورکینا فاسو میں ایک بیماری ہے جسے لوگ واگادہ مبل کہتے ہیں۔ ایسے پھوڑے جن میں درد محسوس نہیں ہوتا۔ یہ کسی ایلوپیتھک علاج سے ٹھیک نہیں ہوتے۔ ان کا دورانیہ کم از کم چھ ماہ ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے سلیشیا (Silicea) سے بہت جلد ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ ایسے مریضوں کی بہت کثرت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ واگادہ مبل کا علاج صرف احمدی ڈاکٹر کر سکتا ہے۔

ایک مریض جس کی بائیں آنکھ نو (۹) ماہ سے خراب تھی۔ ہر جگہ سے علاج کروا چکا تھا۔ عیسائی ہسپتالوں میں تین تین ماہ زیرعلاج رہا لیکن فرق نہیں پڑا بلکہ تکلیف بڑھتی رہی اور شدید سر درد کے علاوہ آنکھ سے مسلسل پانی بہتا تھا۔ اس کو یوفریزیا + کالی سلف ۳۰ طاقت میں اور سلیشیا دی گئیں۔ ایک ہفتہ بعد آیا تو بہت خوش تھا اور بار بار کہہ رہا تھا کہ میٹھی گولیاں اور معجزہ۔ میٹھی گولیاں اور معجزہ۔ اس نے بتایا کہ جب سے دوائی لی ہے درد ختم ہو گیا ہے اور پانی آنا بھی رُک گیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس کی غرض صرف یہ ہے کہ بکثرت لوگ ہومیوپیتھک کے متعلق مجھ سے سوال کرتے رہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ میں ہی ان کا علاج کروں۔ ان کو سمجھایا جا رہا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسی بیماریوں کا علاج ہو سکتا ہے جو بظاہر ناقابل علاج ہوں۔ تو یہ سن کر ان کو تسلی ہو گی اور امید ہے اس کتاب سے اپنا علاج خود کرنے کا رجحان بڑھے گا۔ میں نے دیکھا ہے کہ جب تک مریض اپنا علاج خود نہ کرے اور اس کو پتہ ہو کہ کہاں کہاں کونسی دوائیں موجود ہیں اس وقت تک ڈاکٹر کو بتانے سے ڈاکٹر پورے طور پر نہیں سمجھ سکتا۔ کسی اندرونی کیفیت پر جس پر گزرتی ہے اسی کو پتہ ہوتی ہے اس لئے وہ صحیح علاج تک زیادہ آسانی سے پہنچ سکتا ہے۔

ٹیلی ویژن، ریڈیو اور اخبارات کے ذریعہ اشاعت

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ایک تو ہماری ایم ٹی اے ہے جس کے ذریعہ اشاعت ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ مختلف ممالک کے اپنے ٹیلی ویژن بھی ہیں۔ تو ہماری کوشش یہ ہوتی ہے کہ مختلف ممالک کے ٹیلی ویژن میں جن کو عام پبلک دیکھتی ہے اشاعت کی جائے۔

اللہ کے فضل سے دوران سال ۷۳ ممالک میں پریس اور دیگر ذرائع ابلاغ جماعتی پروگراموں کو پہلے سے بڑھ کر پیش کرتے ہیں۔

☆...... ممالک کے اپنے ٹیلی ویژن اسٹیشنوں پر جماعت کے ۲۱۴۰ پروگرام نشر ہوئے ہیں۔ ان کو ۱۹۲۸ گھنٹے ۶ منٹ کا وقت دیا گیا۔

☆...... ریڈیو پر ۱۳۲۴ پروگرام نشر ہوئے۔ ان کو ۱۲۸۱ گھنٹے ۵۵ منٹ کا وقت دیا گیا۔

☆...... اسی طرح دنیا بھر کے ۴۴۸ اخبارات نے جماعت سے متعلق مضامین شائع کئے اور جماعتی نظریات اور کاموں کو صحیح رنگ میں قارئین کے سامنے پیش کیا۔

نادار، ضرورت مندوں اور یتیموں کی مالی امداد

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ قرآن مجید کی یہ آیت ہمارے لئے مشعل راہ ہے: وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا (سورۃ الدھر:۹)۔

تمام ممالک کی جماعتیں اپنی بساط اور توفیق کے مطابق خدمت کے اس عظیم جہاد میں مسلسل مصروف ہیں۔

☆...... ہندوستان، بنگلہ دیش اور دوسرے غریب ممالک میں ضرورت مندوں کی امداد کے لئے جو رقمیں خرچ کی جا رہی ہیں۔ ان رقموں کا شمار ممکن نہیں۔ مرکزی امداد کے علاوہ مقامی طور پر اس مد میں بہت زیادہ خرچ ہو رہے ہیں اور ان کا کوئی حساب نہیں، واقعۃً یہ ممکن نہیں۔

☆...... غریب افریقین ممالک بھی اس خدمت میں دوسرے ممالک سے پیچھے نہیں رہے اور ایلوپیتھک ہسپتالوں کے ڈاکٹر بھی غریب مریضوں کے مفت علاج اور مفت آپریشنز کے ذریعہ عملاً ان کی بہت مالی امداد کر رہے ہیں یعنی طبی امداد کے علاوہ مالی امداد بھی کر رہے ہیں۔

☆...... اس کے علاوہ مرکز کی طرف سے افریقی ممالک میں لکھو کھہاڈالرز کی امداد غربت اور بھوک مٹانے کے لئے دی جا رہی ہے۔

☆...... مریضوں کو خون کے عطیات دینے میں بھی خواہ ترقی یافتہ ممالک ہوں یا غریب ممالک ہوں ہر جگہ جماعت پیش پیش ہے۔

☆...... خدام الاحمدیہ انگلستان نے Humanity First تنظیم بنا کر نمایاں کام کیا ہے۔ انہوں نے سیرالیون کے لئے ۷۰ ٹن وزنی امدادی سامان بھجوایا ہے جس میں خوراک، کپڑے اور طبی سامان شامل تھے۔ ایک کنٹینر تو جنگ شروع ہونے سے ایک دن قبل پہنچا جب کہ خوراک کے تمام دوسرے راستے بند ہو گئے تھے۔ مشن ہاؤس میں پناہ لینے والے ۱۸۰۰ احباب ۴۰ روز تک اس میں موجود خوراک پر گزارہ کرتے رہے۔ اس کے علاوہ مشن میں آنے والے ہر غریب ضرورتمند کی خوراک بھی اس سے مہیا کی جاتی رہی۔ علاوہ ازیں سیرالیون کی دوسری ۳۵ جماعتوں کو بھی انہی کنٹینرز کے ذریعہ خوراک مہیا کی گئی ہے۔

☆...... اس تنظیم کے تحت مخلص خدام نے البانیہ پہنچ کر Kosovo کے مہاجرین میں بھی امدادی سامان تقسیم کیا ہے حتی کہ ان کے بہترین کام سے متاثر ہو کر اعلیٰ منتظمین نے ایک مہاجر کیمپ کی ذمہ داری کلیۃً جماعت کے سپرد کر دی ہے۔ اس تنظیم کی تین بسیں مہاجرین کو ان کے گھروں تک پہنچانے کا کام بڑی تیزی سے سرانجام دے رہی ہیں۔ یہ بسیں ہر روز البانیہ سے خصوصاً بوڑھے اور بیمار اور چھوٹے بچوں والے خاندانوں کو اور ان کے سامان کو Kosovo منتقل کرتی ہیں۔ انہیں خوراک مہیا کی جا رہی ہے اور ان کے تباہ شدہ مکانوں کی فوری مرمت بھی کی جا رہی ہے۔

☆...... علاوہ ازیں جماعت احمدیہ یو۔کے۔ نے افریقہ اور دوسرے غیر ممالک کی امداد کے لئے ایک لاکھ پاؤنڈ بھی پیش کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بہترین جزا دے۔

جماعت جرمنی بھی خدمت کے اس میدان میں نمایاں کام کی توفیق پا رہی ہے۔ انہوں نے ۲۰ ٹن کے امدادی سامان پر مشتمل تین ٹرک بوزنیا بھجوائے ہیں اور تین ٹرک البانیہ روانہ کئے ہیں۔

☆...... لجنہ اماء اللہ جرمنی نے خوراک کے تین ہزار پیکٹ تیار کئے جو ایک امدادی ٹیم کے ذریعہ کوسووا بھجوائے گئے۔

☆...... ایک امدادی وفد نے البانیہ پہنچ کر وہاں سے ۵۰ ہزار مارک سے خریدا ہوا خوراک اور دیگر ضروری سامان مصیبت زدگان میں تقسیم کیا۔

احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن یعنی احمدیہ ایلوپیتھک میڈیکل ایسوسی ایشن یو۔کے کو سیرالیون اور گیمبیا میں خصوصی خدمت کی توفیق ملی ہے۔

☆...... یو۔کے۔ سے دو ڈاکٹرز ڈاکٹر مظفر احمد صاحب اور ڈاکٹر شبیر احمد بھٹی صاحب وقف کر کے سیرالیون گئے۔ غانا سے ڈاکٹر تاثیر مجتبیٰ صاحب آئے۔ انہوں نے وہاں قیام کے دوران فری میڈیکل کیمپس لگائے، ۸۲ آپریشن کئے، ۱۳۰ افراد کی مصنوعی ٹانگیں لگائیں اور ہزاروں متفرق مریضوں کا علاج کیا۔

☆...... گیمبیا میں انگلستان کے دندان ساز ڈاکٹروں نے عارضی وقف کر کے بھاری خدمات سرانجام دی ہیں۔ ان کے نام بغرض دعا پیش ہیں: (۱) ڈاکٹر فرید احمد صاحب (۲) ڈاکٹر سید محمد اجمل صاحب۔ (۳) ڈاکٹر زاہد خان صاحب (۴) ڈاکٹر ولی شاہ صاحب۔

علاوہ ازیں ڈاکٹر حبیب الرحمٰن صاحب اور ڈاکٹر شاہنواز کو بھی عارضی وقف کر کے گیمبیا میں عمومی علاج کی توفیق ملی ہے۔

(باقی اگلے شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں)

بقیہ: علیک بذات الدین از صفحہ ۱۳

ہو گی۔ مگر فرق یہ ہوگا کہ درمیان میں سے ذاتی غرض جاتی رہے گی اور یہ توجہ دلانا نیکی بن جائے گا۔ کیونکہ یہ اپنے حق کا مطالبہ نہیں ہوگا بلکہ ایک نیکی کی راہ پر دوسرے کو چلانا ہوگا۔ گواس صورت میں بھی حق اسی طرح مل جائے گا جس طرح پہلی صورت میں۔ لیکن بجائے اس کے لوگ یہ کرتے ہیں کہ اپنے حق کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اگر لوگ دوسروں کے حقوق دلوانے کی کوشش کریں توان کے اپنے حق بھی انہیں مل جائیں اور دنیا میں بھی امن قائم ہو جائے۔

رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں جو شخص نیکی کی تحریک کرتا ہے اسے دو ثواب ملتے ہیں۔ ایک نیکی کی تحریک کا اور ایک اس نیکی کا جو دوسرا شخص اس کی تحریک پر کرے۔ پس دوسروں کے حقوق دلواؤ تاکہ دنیا میں امن قائم ہو۔ اگر ایک عورت یہ کہے کہ میرے ماں باپ سے حسن سلوک کرو اور خاوند کہے کہ میرے ماں باپ کی خدمت کرو تو اس میں خود غرضی پائی جائے گی۔ لیکن اگر خاوند عورت سے کہے کہ تم اپنے ماں باپ کی خدمت کرو اور عورت خاوند سے کہے کہ تم اپنے ماں باپ کی خدمت کرو تو اس کے نتیجہ میں بھی دونوں کے والدین کی خدمت ہوتی رہے گی لیکن اس کے ساتھ ہی دونوں کا فعل نیکی اور تقویٰ قرار دیا جائے گا۔

تو رسول کریم ﷺ نے عَلَيكَ بِذَاتِ الدِّين تَرِبَتْ يَدَاكَ (ترمذی ابواب النکاح) فرما کر اس طرف توجہ دلائی ہے۔ دین کے معنے فرض اور واجبات کے ہوتے ہیں اور **علیک بذات الدّین کے معنے یہ ہیں کہ تم اس عورت کو لاؤ جو اپنے واجبات اور فرائض کو سمجھنے والی ہو۔ اسی طرح عورت کے لئے ایسا خاوند تلاش کرو جو اپنے فرائض اور واجبات کو سمجھنے والا ہو۔** جب دونوں اپنے اپنے فرائض اور واجبات کو سمجھیں گے تو لازماً دنیا میں امن قائم ہوگا۔ اور جب دونوں اپنے اپنے فرائض سمجھیں گے تو وہ ثواب میں بھی شریک ہونگے جیسے رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ بہترین گھر وہ ہے جس میں تہجد کے وقت اگر بیوی کی آنکھ نہیں کھلتی تو خاوند پانی کا چھینٹا اس کے منہ پر مارتا ہے اور اگر خاوند کی آنکھ نہیں کھلتی تو بیوی اس کے منہ پر پانی کا چھینٹا مارتی ہے۔

(مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ باب التحریض علی قیام اللیل فصل الثانی)

یہ گویا ایک دوسرے کے فرائض کو یاد دلانے کی رسول کریم ﷺ نے ایک مثال دی ہے اور بتایا ہے کہ مرد اور عورت کو ایسا ہی ہونا چاہئے۔

پس شادی کرتے وقت ہر انسان کو اس ذمہ داری کے سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے جو اس پر عائد ہوتی ہے۔ **اس خیال سے شادی نہیں کرنی چاهئے که ایک ایسی عورت آئے جو میری خدمت کرے۔ بلکه اس نیت اور اس اراده سے شادی کرنی چاهئے که ایک ایسی عورت آئے جو اپنی ذمه داریوں کو ادا کرتے هوئے مجھے اپنی ذمه داریوں کی طرف توجه دلائے اور هم دونوں مل کر ان فرائض اور واجبات کو ادا کریں جو الله تعالیٰ کی طرف سے هم پر عائد کئے گئے هیں۔** اگر اس رنگ میں شادیاں کی جائیں تو لازماً فساد مٹ جائے گا۔ خاوند بیوی کے رشتہ داروں سے کبھی بدسلوکی نہیں کرے گا اور بیوی خاوند کے رشتہ داروں سے کبھی بدسلوکی نہیں کرے گی بلکہ وہ ایک دوسرے کی مدد کرنے والے ہونگے۔ یہی ذریعہ ہے جو دنیا میں امن قائم کرسکتا ہے۔

جب تک لڑکی کے رشته دار اس خیال میں رهیں گے که لڑکا اپنے ماں باپ کی خدمت نه کرے بلکه هماری کرے اور جب تک لڑکے کے رشته دار اس خیال میں رهیں گے که لڑکی اپنے ماں باپ کی خدمت نه کرے بلکه هماری کرے اس وقت تک دنیا کبھی سُکھ نهیں پا سکتی۔ جس طرح ہاتھ کے دکھنے سے سر کو سُکھ نصیب نہیں ہو سکتا اسی طرح بیوی کے دکھ سے خاوند کو سکھ نصیب نہیں ہوگا۔ خاوند کے دکھ سے بیوی کو سُکھ نہیں ہوگا اور ان دونوں کے دکھ سے ان کے رشتہ داروں کو سکھ نصیب نہیں ہوگا لیکن اگر اس ذمہ داری کو سمجھ لیا جائے اور لوگ اس طرف توجہ کریں تو دنیا کا اس میں فائدہ ہوگا۔

مگر لوگوں کی مثال بعض دفعہ اس بیوقوف کی سی ہو جاتی ہے جس کے متعلق مشہور ہے کہ وہ دھوپ میں بیٹھا ہوا تھا کہ کسی نے اس سے کہا میاں دھوپ میں کیوں بیٹھے ہو، سائے میں آجاؤ۔ تو وہ کہنے لگا اگر میں سائے میں آجاؤں تو تم مجھے کیا دو گے؟۔ یہ بھی دکھ اٹھاتا ہے اور تکلیف سہتا ہے مگر اس سایہ کے نیچے نہیں آتا جو رسول کریم ﷺ نے تیار کیا ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں عَلَيكَ بِذَاتِ الدِّين مناسب یہی ہے کہ تم ایسی عورت لاؤ جو اپنے فرائض اور واجبات کو سمجھنے والی ہو۔ اسی طرح لڑکی کے لئے ایسا خاوند تلاش کرنا چاہئے جو اپنے فرائض و واجبات کو سمجھنے والا ہو۔ اگر اس امر کو مدنظر نہیں رکھو گے اور چاہو گے کہ لڑکی ایسی ہو جو صرف تمہاری خدمت کرنے والی ہو یا لڑکا ایسا ہو جو صرف تمہاری خدمت کرنے والا ہو تو تم دُکھ پاؤ گے کیونکہ جو شخص دوسروں کے حقوق غصب کرتا ہے وہ صرف دوستوں کو ہی نقصان نہیں پہنچاتا بلکہ اپنے لئے بھی ظلم کا بیج بوتا ہے۔

حقوق کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے جیسے لڑکے بعض دفعہ پندرہ بیس اینٹیں ایک لائن میں کھڑی کر دیتے ہیں اور جب ایک کو دھکا دیتے ہیں تو سب اینٹیں ٹھک ٹھک کرتے ہوئے گر جاتی ہیں۔ جب کوئی شخص کسی کا حق غصب کرلیتا ہے تو وہ اپنے عمل سے دوسروں کو بھی اس کی تحریک کرتا ہے کہ وہ بھی اس کے حقوق کو غصب کرلیں۔ اس طرح رفتہ رفتہ اس کے اردگرد ایک ایسا دائرہ بن جاتا ہے جس میں کسی کا حق مارنا گناہ خیال نہیں کیا جاتا اور اس کا نقصان خود اس کو بھی ہوتا ہے۔ لیکن اگر اسے دوسروں کے حقوق کے اتلاف کا خیال نہ ہو بلکہ وہ بجائے اس خیال کے کہ میں ایسی بیوی لاؤں جو میری خدمت کرے یہ ارادہ کرے کہ میں عَلَيكَ بِذَاتِ الدِّين کے ارشاد کے مطابق ایسی بیوی لاؤں جو اپنے فرائض اور واجبات کو ادا کرنے والی ہو اور عورت بھی یہ خیال نہ کرے کہ اس کا خاوند ایسا ہو جو صرف اس کی خدمت کرے بلکہ وہ ان فرائض اور واجبات کو ادا کرنے والا ہو جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کئے ہیں۔ تو چونکہ ہر شخص اپنی اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے گا اور اسے معلوم ہوگا کہ رشتہ دار کے لئے یا سوسائٹی کے لئے یا مذہب کے لئے کس قسم کی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ اس لئے ہر شخص دوسرے کے لئے قربانی کرنے والا ہوگا۔ ذاتی آرام اور ذاتی نفع کا خیال کسی کے دل میں نہیں آئے گا۔

پس یہ ایک ایسا راحت اور آرام کا ذریعہ ہے کہ اگر ہم چاہیں تو اس سے کام لے کر اپنے اردگرد جنت بنا سکتے ہیں اور **درحقیقت جب رسول کریم ﷺ نے یه فرمایا که تمهاری ماؤں کے قدموں کے نیچے جنت هے تو آپ کا اسی طرف اشاره تها که تم اپنے بچوں کی فکر کر کے جنت حاصل نهیں کرسکتے بلکه اپنی ماں اور اپنے باپ کی خدمت کر کے جنت حاصل کر سکتے هو۔ تم اپنے ماں باپ کی خدمت کرو تا که جب تم بوڑھے هو جاؤ تو تمهاری اولاد تمهاری خدمت کرے۔** جب تک تمہارا رخ اگلی طرف رہے گا تمہیں دکھ ہی دکھ ہوگا۔ لیکن اگر پیچھے کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاؤ تو تمہارے بچے تمہاری خدمت کریں گے اور دنیا کا دوزخ جنت سے بدل جائے گا۔

(خطبات محمود جلد سوم صفحہ ۵۰۴ تا ۵۱۱)

قلب مضطر کو جو نینوں سے چھلکتے دیکھا
ہم نے بادل بھی نہ یوں کھُل کے برستے دیکھا
بھول سکتا ہی نہیں تیری محبت پیارے
جب بھی یاد آئی تو اس دل کو مچلتے دیکھا
ہجر میں تیرے یوں ویران ہوا قلبِ احقر
مرغِ بسمل کی طرح اس کو تڑپتے دیکھا
ناؤ منجدھار میں ہو جس کی تھپیڑوں میں گھری
ایسے لاچار کو ساحل کو ترستے دیکھا
ایک امید پہ قائم ہے زمانے کا وجود
ورنہ طوفاں سے کسے پار اترتے دیکھا
آنکھ چپ رہ کے بھی کہہ دیتی ہے دل کی حالت
قلب گریاں کو بھلا کس نے پگھلتے دیکھا
جب سے سوکھے ہیں مری آنکھوں کے سوتے جاناں
دل کے اس شہر میں پانی کو ترستے دیکھا
آنکھ کے پانی سے کرتے ہیں جو ہر دکھ کا علاج
ابتلاؤں سے انہیں ہم نے نہ ڈرتے دیکھا

(خلیق بن فائق گورداسپوری)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

TOWNHEAD PHARMACY
31 Townhead Kirkintilloch
Glasgow G66 1NG
FOR ALL YOUR PHARMAECUTICALS NEEDS
Tel: 0141-211-8257
Fax: 0141-211-8258

لِقَاءَ مَعَ الْعَرَبْ

(۱۸/مارچ ۱۹۹۵ء)

(مرتبہ: صفدر حسین عباسی)

"لقاء مع العرب" مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ (MTA) انٹرنیشنل کے مقبول ترین پروگراموں میں سے ایک نہایت مفید، دلچسپ اور ہردلعزیز پروگرام ہے۔ اس میں سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عربوں کے سوالات کے جواب انگریزی زبان میں ارشاد فرماتے ہیں اور پھر ان کا عربی ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔ اردودان احباب کے استفادہ کے لئے "لقاء مع العرب" کے ان پروگرامز کا خلاصہ **ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر** پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ ان پروگراموں کی آڈیو، ویڈیو کیسٹس آپ اپنے ملک کے مرکزی مشن میں قائم شعبہ سمعی بصری سے یا شعبہ آڈیو / ویڈیو مسجد فضل لندن یوکے سے بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ (ادارہ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مجلس میں تشریف لائے اور حاضرین مجلس کا حال احوال دریافت کرنے کے بعد فرمایا کہ ایک بہت ہی اہم بات بیان کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ آج کل کے بعض مسلمان علماء یہ اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے امام مہدی ہونے کا کوئی واضح دعویٰ نہیں کیا۔ صرف مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور جب پیشگوئی کے مطابق وقت مقررہ پر سورج اور چاند گرہن لگا تب انہوں نے مہدویت کے بارے میں سوچا۔ علماء اس بات کا چیلنج کرتے ہیں کہ ثابت کر کے دکھاؤ کہ حضرت مرزا صاحب نے کہاں مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ میں نے اس چیلنج کو قبول کیا اور اپنے خطابات میں دلائل سے ثابت کیا۔ لیکن آج میں نے عرب ناظرین و سامعین کی تسلی کے لئے چند حوالوں کا انتخاب کیا ہے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ مہدویت کا دعویٰ ۱۸۹۴ء میں سورج گرہن لگنے سے بہت پہلے کر چکے تھے۔

آپ نے سب سے پہلے ۱۸۹۱ء میں مہدی ہونے کا دعویٰ فرمایا اور اپنی کتاب ازالہ اوہام میں اس کا ذکر کیا۔ دوسری دو کتب جن کا میں نے گزشتہ کسی مجلس میں حوالہ دیا تھا وہ آپ کے صرف دعویٰ مسیحیت کا ذکر کرتی ہیں مہدویت کا نہیں۔ میں نے یہ چیک کیا ہے اس لئے اس بات کی تصحیح ہو جانی چاہئے۔ لیکن یہ کتاب نہ صرف آپ کے دعویٰ مہدویت کا ذکر کرتی ہے بلکہ بخاری کی حدیث کا بھی حوالہ دیتی ہے جس میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ مسیح اور مہدی ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔

مسئلہ یہ اٹھایا گیا کہ حضرت مرزا صاحب نے اگر مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو پھر وہ مہدی بھی کیسے ہو سکتے ہیں۔ شروع ہی سے آپ کے علم میں یہ بات تھی کہ مخالفین نے یہ مسئلہ اٹھایا ہے اور مخالفین کی طرف سے اس مسئلہ کا اٹھایا جانا بھی یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ مہدی ہونے کا دعویٰ بھی فرما چکے تھے۔ آپ نے اس کتاب میں ابن ماجہ کی حدیث کا ذکر کیا جس کو حاکم نے بھی مستدرک میں بیان کیا ہے جس میں آپ فرماتے ہیں "لَا الْمَهْدِی اِلَّا عِیْسٰی"۔ یعنی عیسیٰ کے سوا اور کوئی مہدی موعود نہیں۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی تحریر فرمایا کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔ یہ بات بھی آپ کی سچائی اور صدق گوئی کی دلیل ہے اور فرمایا کہ اس حدیث کے مضمون کی سچائی کو امام بخاری کی اس حدیث کو سامنے رکھ کر پرکھا جائے گا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم و فی روایة فامکم منکم"۔

(بخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسی ابن مریم و مسلم کتاب الایمان)

یہ دونوں ایک ہی وجود ہونگے۔ اور یہ حدیث قوی ہے۔ یہ حدیث بالکل وہی معنی اپنے اندر رکھتی ہے جو ابن ماجہ کی حدیث میں بیان ہیں۔ جس کا مطلب ہے کہ عیسیٰ کے علاوہ تمہارا کوئی امام نہیں ہوگا اور وہ تمہی میں سے ہوگا۔ یہ وہ عیسیٰ نہیں ہوگا جو آسمان سے نازل کیا جائے گا اور وہ نہ صرف "اِمَامُکُم" ہوگا بلکہ "اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ" ہوگا۔ اس کا حوالہ دے کر حضرت مسیح موعودؑ بیان فرما رہے ہیں کہ یہاں امامکم سے مراد امام مہدی ہے۔ اور وہ آسمان سے نازل نہیں کیا جائے گا بلکہ وہ امت محمدیہ میں سے ہوگا۔ یہ اس کتاب کا بیان ہے جو ۱۸۹۱ء میں لکھی گئی۔

پھر ایک اور کتاب "نشان آسمانی" ہے جو پہلی کتاب کے پورے ایک سال بعد لکھی گئی اور یہ سورج اور چاند گرہن سے دو سال پہلے کا وقت ہے۔ اس کتاب کا ٹائیٹل ہے:

"نشان آسمانی" جس کا دوسرا نام
"شهادة الملهمين" بھی ہے
از تالیفات مہدیٔ زمان و مسیح دوران مجدد الوقت
حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی"

یہ ایک عام اعلان ہے جس کے بارہ میں لوگوں کو کچھ بھی اشتباہ نہیں تھا۔ کتاب کے ٹائیٹل پر آپ مہدی وقت ہونے کا اعلان فرما رہے ہیں۔ پھر کتاب کے اندر ایک عظیم ولی کے اشعار درج فرمائے ہیں جن کا نام نعمت اللہ ولیؒ ہے۔ ولی کا مطلب ہے ایک بزرگ اور خدا دوست انسان۔ انہوں نے خدا تعالیٰ سے مستقبل کی خبریں پا کر ایک قصیدہ تحریر کیا جس میں وہ مہدی اور عیسیٰ سے متعلق بھی ذکر کرتے ہیں:

مہدیٔ وقت و عیسیٰ دوران
ہر دو را شہسوار می بینم

میں نے کشف میں مہدیٔ وقت اور اس زمانہ کے عیسیٰ کو اکٹھے ایک ہی وقت میں سفر کرتے ہوئے دیکھا۔ حضرت مسیح موعودؑ تحریر کرتے ہیں کہ اس شعر میں انہوں نے میرا ذکر کیا ہے۔ "یعنی وہ مہدی بھی ہوگا اور عیسیٰ بھی۔ دونوں صفات کا حامل ہوگا.......... یہ دعویٰ تیرہ سو برس سے آج تک کسی نے بجز اس عاجز کے نہیں کیا"۔ نیز فرمایا کہ ان اشعار میں وہ مستقبل کے بارہ میں خبر دے رہے ہیں اور اس وقت کا ذکر کر رہے ہیں جس میں کہ میں مبعوث ہوا ہوں۔ مستقبل میں کسی کے آنے سے متعلق اگر کوئی بات بیان کرتا ہے اور معین وقت کی نشاندہی بھی کرتا ہے اور پھر اس وقت میں اگر وہ بات پوری ہو جاتی ہے اور وہ وجود ظاہر ہو جاتا ہے تو پھر یقیناً وہ خبر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے کسی اور کی طرف سے نہیں۔ یہ ۱۸۹۲ء کی بات ہے لیکن قطع نظر اس کے اس کتاب کا ٹائیٹل آپ کے اعلان مہدویت کے لئے کافی ثبوت ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس بزرگ نعمت اللہ ولیؒ کے اشعار اپنی اس کتاب میں درج کئے ہیں۔

قدرتِ کردگار می بینم
حالتِ روزگار می بینم

میں خدا تعالیٰ کی عظیم قدرت مشاہدہ کرتا ہوں۔ میں زمانہ اور اس کے نشان دیکھتا ہوں۔

از نجوم ایں سخن نمی گویم
بلکہ از کردگار می بینم

جو کچھ میں لکھ رہا ہوں یہ محض کسی نجومی کی ٹامک ٹوئیاں نہیں ہیں بلکہ الہاماً خدا تعالیٰ کی طرف سے خبر پا کر لکھ رہا ہوں۔

الف، ح ۔ م و دال می خوانم
نامِ آں نامدار می بینم

خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ کون ظاہر ہونے والا ہے یعنی کشفی طور پر مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس امام کا نام "احمد" ہوگا۔ یہ اس وجود کا نام ہے جو بہت شہرت پانے والا ہے۔

مہدیٔ وقت و عیسیٰ دوران
ہر دو را شہسوار می بینم

وہ یعنی "احمد" "مہدیٔ وقت اور عیسیٰ دوراں ہوگا۔ اس ایک وجود میں میں مہدی اور عیسیٰ کو دیکھتا ہوں۔

غین ورے سال چوں گذشت از سال
بوالعجب کاروبار می بینم

"غ" کا ایک ہزار "ر" کا ۲۰۰۔ یعنی بارہ سو سال کے گزرتے ہی عجیب عجیب کاموں کا ظہور ہوگا۔ دنیا میں ایک انقلاب آئے گا اور تعجب انگیز باتیں ظہور میں آئیں گی۔ اس کے بعد ایک اور بہت اہم نشان ظاہر ہوگا۔ مجدد وقت ظہور کرے گا۔

دورِ او چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار می بینم

حضرت مسیح موعودؑ اس شعر کا ترجمہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں "یعنی جب اس کا زمانہ کامیابی کے ساتھ گزر جائے گا تو اس کے نمود پر اس کا لڑکا یادگار رہ جائے گا۔ یعنی مقدر یوں ہے کہ خدا تعالیٰ اس کو ایک لڑکا پارسا دے گا جو اسی کے نمونہ پر ہوگا اور اسی کے رنگ میں رنگین ہو جائے گا اور وہ اس کے بعد اس کی یادگار ہوگا۔ یہ درحقیقت اس عاجز کی اس پیشگوئی کے مطابق ہے جو ایک لڑکے کے بارے میں کی گئی ہے"۔ اس میں حضرت مصلح موعودؓ کی طرف اشارہ ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ یہ خدا کا ولی میرے زمانہ سے ۷۴۹ سال پہلے گزر چکا ہے۔ اس نے یہ سب پیشگوئیاں بیان کیں۔

پھر وہ کہتے ہیں

برکف دست ساقیٔ وحدت
بادۂ خوشگوار می بینم

میں نے ساقی کو دیکھا جو توحید وحدت کے مئے تقسیم کر رہا تھا۔

ان اشعار میں بے شک وہ دو کا ذکر کرتے ہیں لیکن اس کے سیاق و سباق سے بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے انہیں ایک وجود دکھایا جس کا نام "احمد" ہے۔ وہ مہدی اور مسیح کے طور پر ظہور کرے گا اور وہ ساقیٔ وحدت ہوگا۔

محترم حلمی صاحب نے کہا کہ گزشتہ مجلس میں ہم اس بات پر گفتگو کر رہے تھے کہ جب حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت ہوئی اسوقت کے علماء میں کیسے کیسے غیر اسلامی خیالات و عقائد پائے جاتے تھے اور حضرت مسیح موعودؑ نے آکر کیسے ان کی درستی فرمائی اور قرآن و اسلام کا اصل چہرہ دکھایا۔ اب ہم حیات مسیح اور ان کے آسمان سے نازل ہونے کے بارہ میں مسلمان علماء کے عقیدہ پر گفتگو کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت مسیح موعودؑ نے قرآن کریم کی وہ آیت جو مسلمان علماء اپنے اس عقیدہ کے حق میں پیش کرتے ہیں اس پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ جس میں مسیح اوّل کے رفع کا ذکر ہے۔ آج کی گفتگو کا آغاز ہم اس کے ساتھ کرتے ہیں۔

سب سے پہلے آپ نے اس بات کو ثابت کیا

FOZMAN FOODS
A LEADING
BUYING GROUP
FOR GROCERS
AND C.N.T.SHOPS
2- SANDY HILL ROAD
ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
0181-553-3611

کہ اس امر میں کچھ بھی شک نہیں کہ اس آیت کی غلط تسیر کی گئی ہے۔ قرآن کریم میں کہیں بھی اس بات کا ذکر نہیں کہ خدا تعالیٰ نے عیسیٰ کو آسمان پر اٹھا لیا تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے مسیح کے لئے یَنْزِلُ کے الفاظ استعمال کئے ہیں لیکن یہ کہیں نہیں فرمایا کہ اسے آسمان پر اٹھالیا گیا تھا۔ بہت عجیب بات ہے۔ قرآن کریم اس کے آسمان پر اٹھائے جانے سے متعلق خاموش ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ بھی اس کے آسمان پر اٹھائے جانے سے متعلق کچھ نہیں فرماتے اور صرف اس کے نزول کا ذکر کرتے ہیں۔

جہاں تک لفظ نزُول کا تعلق ہے نزُول کا مطلب ہے ایک چیز جو اونچائی سے نیچے گرتی ہے۔ یہ نزُول ہے۔ بالکل درست ہے لیکن جب کوئی مہمان کسی کے گھر آتا ہے تو وہ نزُول کیسا ہے؟۔ میں قرآن کریم کی مختلف آیات کا حوالہ دونگا جن کا حضرت مسیح موعودؑ نے بطور دلائل مختلف مقامات پر ذکر کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس لفظ کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ کسی کا جسمانی طور پر نزُول ہو۔ مثلاً قرآن کریم اور دوسری کئی الہامی کتب کے لئے تنزیل اور نزول کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا قرآن کریم اسی طرح کتابی صورت میں نازل ہوا تھا؟ پھر اس کا کیا مطلب ہے؟ اس کا مطلب ہے کہ ہر وہ چیز جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے۔ خدا تعالیٰ رفیع ہے اس سے بلند اور کوئی نہیں۔ ہر وہ چیز جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے وہ نزُول ہے۔ جب ہم قرآن کریم میں مختلف مقامات پر لفظ نزول کے استعمال پر غور کرتے ہیں تب ہم پر اس کے اصل معنی آشکار ہوتے ہیں۔

قرآن کریم لوہے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ ہم نے لوہے کو نازل کیا ہے۔ اَنْزَلْنَا کے لفظی معنی لیں تو یہ بنیں گے کہ لوہے کو پہلے اوپر اٹھایا گیا پھر زمین پر پھینکا گیا جبکہ آپ سب جانتے ہیں کہ لوہا زمین کی گہرائی سے کھود کر نکالا جاتا ہے۔ اسے کبھی بھی مادی صورت میں آسمان سے نازل نہیں کیا گیا۔ کیا آپ میں سے کسی نے اسے آسمان سے نازل ہوتے دیکھا ہے؟ نہیں۔ ممکن ہے کوئی کہے کہ اسے بہت پہلے آسمان سے نازل کیا گیا تھا۔ چلیں بفرض محال مان لیا تو پھر انعام (بھیڑ، بکریاں، جانور) کے متعلق کیا خیال ہے۔ کیا آپ میں سے کسی نے کبھی بھی دیکھا ہے کہ اس دنیا میں کسی جگہ بارش کے ساتھ بھیڑ بکریاں برسائی گئی ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"خَلَقَكُمْ مِنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ........." (الزمر:۷)

ایک دو نہیں آسمان سے آٹھ جانوروں کے جوڑے نازل کئے۔ کیا آپ میں سے کسی نے آسمان سے اَنْعَامْ نازل ہوتے دیکھے ہیں؟ پھر فرماتا ہے:

"يٰبَنِىٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِىْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا......"۔ (الاعراف:۲۷)

آپ نے جو یہ لباس پہنا ہوا ہے کیا یہ آسمان سے نازل ہوا ہے؟ کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ آپ بارش میں باہر نکلے ہوں اور بارش کے ساتھ اچانک کپڑے بھی نازل ہونے شروع ہو گئے ہوں۔ پھر فرماتا ہے:

"وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَامَعَهُمُ الْكِتٰبَ ......"۔ (الحدید:۲۶)

تمام نبی خدا تعالیٰ نے بھیجے تھے اور کتاب ان پر آسمان سے نازل کی گئی تھی۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ کوئی کتاب آسمان سے مجسم حالت میں نازل ہوئی ہو؟ پھر قرآن کریم ایک اور زبردست بات بیان کرتا ہے:

"وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ......"۔ (الحدید:۲۶)

اور ہم نے لوہے کہ آسمان سے نازل کیا۔ کیا اسے مادی صورت میں نازل کیا گیا تھا؟ نہیں۔ یہ آیات اور اسی طرح کی اور بھی بہت سی آیات جن میں لفظ اَنْزَلَ استعمال ہوا ہے صاف بتا رہی ہیں کہ مادی صورت میں نزول مراد نہیں ہے۔

اب ہم عیسیٰؑ اور ان کے نزول کی طرف آتے ہیں۔ بیشک کہ احادیث میں ہمیں حضرت عیسیٰؑ کے نزول کا ذکر ملتا ہے لیکن قرآن کریم میں کہیں بھی حضرت عیسیٰؑ کے نزول کا کوئی بیان نہیں۔ نہ آسمان پر اٹھائے جانے کا اور نہ ہی آسمان سے نازل کئے جانے کا۔ صرف ایک رسول کے نزول کا ذکر ملتا ہے۔ اس لئے اگر آپ کسی بھی خدا کے نبی کے تعلق میں لفظ نزول کا مطلب جاننا چاہتے ہیں تو سارے قرآن میں صرف ایک رسول کے ساتھ اس لفظ کا استعمال ملتا ہے۔ صرف آنحضرت ﷺ کے متعلق۔

"قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ......"۔ (الطلاق:۱۱،۱۲)

یہ بہت حیرت انگیز اور قابل توجہ امر ہے کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں کسی اور نبی کے لئے "اَنْزَلَ" کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ سب کے لئے اَرْسَلَ کا لفظ استعمال ہوا ہے سوائے حضرت محمدؐ رسول اللہ ﷺ کے اور خود آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی فرمائی کہ مستقبل میں آنے والا مسیح نازل ہوگا۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ کیا وہ آپ سے بھی زیادہ پاکیزہ اور اعلیٰ صفات کے ساتھ نازل کیا جائے گا؟ خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ نزُول کا لفظ استعمال کر کے سارے مسئلہ کو حل کر دیا۔

خدا تعالیٰ نے یہ کیوں فرمایا کہ لوہے کو نازل کیا۔ اگر آپ انسانی تاریخ کا وسیع اور گہری نظر سے مطالعہ کریں تو آپ کو دھاتوں میں سب سے زیادہ نفع رساں لوہا نظر آئے گا اور تمام جانوروں میں انعام سب سے زیادہ نفع بخش جانور ہیں۔ اور دنیا کی تمام کتابوں میں الٰہی صحیفے اور آسمانی کتابیں سب سے زیادہ قیمتی اور اہمیت کی حامل ہیں جو نازل کی گئی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے نبیوں میں سب سے زیادہ افضل و برتر نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں اور یہ واحد نبی ہیں جن کے لئے خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں اَنْزَلَ کا لفظ استعمال کیا ہے۔

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے مستقبل کے امام کی پیشگوئی فرمائی بالکل ویسے ہی جیسے کہ آپؐ کے متعلق قرآن کریم میں ذکر ہوا۔ جو اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد جتنے بھی آئمہ آئیں گے ان میں سب سے افضل اور مرتبہ میں سب سے بہتر امام مہدی ہوگا۔ کیونکہ وہ تمام انسانیت کو فائدہ پہنچانے کے لحاظ سے سب سے افضل و برتر ہوگا۔ یہ ہیں نزول کے معنی خواہ انہیں کوئی قبول کرتا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں مانتا تو پھر قرآن کا انکار اس پر لازم آئے گا۔

قرآن کریم میں ہم پڑھتے ہیں: مَاقَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ ۔ وہ کہتے ہیں دیکھا خدا نے عیسیٰؑ کو اٹھا لیا۔ کہاں اٹھایا؟ "اِلَيْهِ"۔ نہ کہ "اِلَى السَّمَاءِ"۔ رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ۔ اپنی طرف اس کا رفع کیا ۔جب حضرت عیسیٰؑ کو صلیب دی گئی اس وقت خدا کہاں تھا؟ کیا کسی اور جگہ تھا؟ وہ تو فرماتا ہے:

"نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ"۔ (قٓ:۱۷)

اس کا وجود کسی بھی سمت کیسے حرکت کر سکتا ہے۔ وہ تو ہر جگہ ہے۔ جہاں بھی جائیں خدا وہاں موجود ہے۔ "فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ" (البقرۃ:۱۱۶)۔ وہ آسمانوں میں ہے، وہ زمین میں ہے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا میں نے اسے اپنی طرف اٹھایا۔ جس کا مطلب ہے میں نے اسے مرتبہ میں اونچا کیا۔ میں نے اسے اپنے قریب کر لیا۔ مولوی کہتے ہیں کہ خدا نے عیسیٰؑ کو دشمنوں سے بچانے کے لئے جسم سمیت اوپر اٹھالیا۔ اگر جسمانی طور پر اٹھایا تھا تو پھر کتنا اونچا لے گیا۔ کیا ایک سو میٹر یا ایک ہزار میٹر کا فاصلہ کافی نہیں تھا؟ اس نے اسے زمین سے اٹھایا اور چوتھے آسمان پر لے گیا۔ خدا کو اس کے متعلق کیا ڈر اور خوف لاحق تھا۔ اگر وہ اسے بچانا چاہتا تھا تو اسے چند ہزار فٹ اٹھا لیتا کیونکہ اس زمانے کا انسان اس بلندی تک کبھی بھی نہیں پہنچ سکتا تھا۔

قرآن کریم کا مطالعہ کریں تو وہ ہمیں بتاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے عیسیٰؑ کو بچانے کے لئے کبھی بھی آسمان پر نہیں اٹھایا۔ وہ فرماتا ہے:

"وَاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ"۔ (المومنون:۵۱)

ہم نے اسے بچایا ضرور تھا لیکن آسمان پر اٹھا کر نہیں بلکہ ہم انہیں ایک ایسی جگہ لے گئے جہاں امن تھا، پہاڑوں اور چشموں والا مقام تھا۔ کہاں ہے چوتھے آسمان کا ذکر؟ اور پھر فرماتا ہے کہ اس خطرہ کے مقام سے ہم نے تنہا عیسیٰؑ کو ہی نہیں بچایا بلکہ اس کی ماں کو بھی۔ وہ دونوں اکٹھے گئے۔ دونوں کو بچایا۔ جس کا مطلب ہے کہ یہ واقعہ ان کی پیدائش کے بعد کا ہے کیونکہ کسی بھی حاملہ عورت کے لئے کبھی بھی ھما کی ضمیر کا استعمال نہیں ہوتا۔ عربی میں کہیں بھی ایسا استعمال دکھائیں؟۔ "اٰوَيْنٰهُمَا" کا مطلب ہے کہ بچہ پیدا ہو کر بڑا ہو چکا تھا اور دونوں کو خطرہ لاحق تھا اور خدا نے دونوں کو اس خطرہ کے مقام سے نکالا۔ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ

اوّلاً لفظ رَفَعَ کو یاد رکھیں کہ اس سے کبھی بھی جسمانی رفع مراد نہیں ہوتا۔ لیکن اگر وہ اصرار کریں کہ نہیں اس سے جسمانی رفع مراد ہے تو پھر دو سجدوں کے درمیان جو دعا مانگی جاتی ہے اس کا کیا مطلب ہے؟ وہ مسلمان جب یہ دعا کرتے ہیں "وَارْفَعْنِى" تو کیا اس سے ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ اے خدا مجھے اٹھا لے۔ پھر تو ایک سجدہ کافی ہے دوسرے سجدے کی ضرورت ہی نہیں۔ بس اے خدا تو مجھے اس پہلے سجدے میں ہی اٹھا لے۔ کیسی بے وقوفانہ سوچ اور بیہودہ خیال ہے۔ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ اے میرے پروردگار جہاں تک تیرے حضور جھکنا میرے بس میں تھا میں جھک گیا ہوں اور یہ تیرے حضور میری انتہائی بے بسی کا اظہار ہے۔ تیری ذات اعلیٰ اور رفیع الدرجات ہے۔ مجھے روحانی ترقیات عطا کر اور اپنے قرب سے نواز۔ نہ یہ کہ اے خدا مجھے جسمانی طور پر اٹھا لے اور حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ نے مجھے خبر دی ہے۔ یہ حدیث قدسی ہے "اِذَا تَوَاضَعَ الْعَبْدُ رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَى السَّمَاءِ السَّابِعِ بِسِلْسِلَةٍ"۔ یہاں اس کا کوئی اور ترجمہ کرنے کی کیا گنجائش باقی ہے۔ پھر بھی تمام علماء کا ایمان ہے اور عقیدہ رکھتے ہیں کہ یہاں روحانی ترقی اور رفع مراد ہے جسمانی نہیں۔ جب کبھی بھی بزرگان امت اور اولیاء اللہ کے لئے رفع کا لفظ استعمال ہوتا ہے یا خود آنحضرت ﷺ جب دو سجدوں کے درمیان دعا کیا کرتے تھے اور "وَارْفَعْنِى" کہتے تھے تو کیا نعوذ باللہ ان کے ذہن میں یہ ہوتا تھا کہ اے خدا مجھے جسمانی طور پر اٹھا لے۔

ان مُلّاں لوگوں کے نزدیک جب آنحضرت ﷺ کے لئے نزول کا لفظ استعمال ہوا تو اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اسی زمین پر ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے لیکن جب یہی لفظ مسیحؑ کے لئے استعمال ہوتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ نہیں وہ اسی جسم کے ساتھ آسمان سے نازل ہوگا۔ اس لئے کہ مسیحؑ ہی تو ان کے نزدیک مرتبہ میں سب سے اعلیٰ اور محبوب نبی ہے۔ ایسے الفاظ سے تمام وہ معانی جو دوسرے انبیاء پر اس کی افضلیت ثابت کر سکتے ہیں یہ ملاں ان معانی کو اختیار کرتے ہیں اور اس کے حق میں استعمال کرتے ہیں۔ لیکن جب وہی الفاظ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے استعمال ہوتے ہیں تو پھر مختلف معنی کرتے ہیں۔ یہ عیسیٰؑ کے ماننے والے ہیں یا محمدؐ رسول اللہ کے پیرو ہیں!!؟

☆......☆......☆

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation

Contact: Anas Ahmad Khan
204 Merton Road London SW18 5SW
Tel: 0181-333-0921 \ 0181-448-2156
Fax: 0181-871-9398

عَلَیْکَ بِذَاتِ الدِّیْن

رشتوں کے انتخاب سے متعلق آنحضرت ﷺ کا ایک تاکیدی ارشاد

(فی زمانہ رشتہ ناطہ کے مسائل بہت الجھ چکے ہیں اور بسااوقات شادی بیاہ کے نتیجہ میں لڑکوں اورلڑکیوں یاان کے والدین کی زندگیاں بجائے امن و سکون سے معمور ہونے کے دکھوں اورتلخیوں سے زہر آلود ہو جاتی ہیں۔ اس کا بڑا سبب یہی ہے کہ لڑکے اور لڑکی اور ان کے والدین رشتوں کے انتخاب سے متعلق قرآن مجید کی ہدایات اور رسول اللہ ﷺ کے ارشادات کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ گھروں کو جنت بنانے کاایک ہی طریق ہے کہ خدا اور اس کے رسول کی ہدایات کی مکمل اطاعت کی جائے۔

ذیل میں ہم سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک خطبۂ نکاح کا متن ہدیہ قارئین کررہے ہیں جس میں والدین اور نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے بہت سے سبق موجود ہیں۔)(مدیر)

تشہد، تعوذاور آیات مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

"دنیا میں نکاح بھی ہوتے ہیں اور بچے بھی پیدا ہوتے ہیں۔لوگ بیمار بھی ہوتے ہیں اور مرتے بھی ہیں۔ایک گھر کے کونہ میں ایک لاش دفنانے کی منتظر پڑی ہوتی ہے تو دیوار کی دوسری جانب ایک دلہن سرخ جوڑا پہنے اپنے رخصتانہ کے انتظار میں بیٹھی ہوئی ہوتی ہے۔پھر یہی چیز کچھ دنوں کے بعد بدل جاتی ہے۔وہ گھر جس میں گانے کی آوازیں آ رہی تھیں وہ کسی نئی مصیبت کی وجہ سے چیخ و پکار کامرجع بن جاتاہے۔ اوروہ گھر جس میں رونے چلانے کی آوازیں آ رہی تھیں وہاں کسی شادی کی وجہ سے گانا بجانا ہورہاہوتاہے۔ایک وقت میں ایک انسان اس دنیا سے جدا ہورہاہوتاہے اوراس کی اولاد اس کے رشتہ دار اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہوتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ کون ساری عمر کسی آدمی کے لئے اپنے آپ کو وقف کر سکتاہے۔مگر کچھ دنوں کے بعد ہی وہی آدمی بوڑھے ہوجاتے ہیں اوراگلی نسلیں ان سے ویساہی سلوک کرنے لگ جاتی ہیں۔ان دنوں شاید ان کو خیال آتاہوگا کہ اگرہم اپنے ماں باپ سے یہ سلوک نہ کرتے تو ہماری اولادیں بھی ہم سے یہ سلوک نہ کرتیں مگر یہ سلسلہ چلتاہے اور چلتا چلا جاتاہے۔

بائبل میں بہت سی باتیں غلط ہیں لیکن اس میں بعض نکتے بھی ہیں۔انہی میں سے ایک نکتہ یہ بھی ہے کہ تیرے بیٹے کو غیر گھر کی ایک عورت آکر اپنالے گی اور تیری طرف سے اس کے دل کو بالکل پھرالے گی۔کس طرح یہ نظارے روزانہ ہر گھر میں نظر آتے ہیں۔کس طرح وہ بچہ جوماں کی چھاتیوں کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتاتھا، جس کی غذاماں کی چھاتیوں کے دودھ سے تیار ہوتی تھی اس کا دودھ ماں نے کس مصیبت سے چھڑایا۔کس طرح وہ راتوں کو چیختا بلبلاتااور شور مچاتاتھااور کس طرح اس کا تمام سکھ اور آرام ماں میں ہی مرکوز ہوتاتھا۔کس طرح کونین لگالگاکر، نوشادر لگالگاکر، اور کیا بلائیں لگالگاکراس نے اپنے پستانوں کو اس کے لئے مکروہ بنایا اور کن کن مصیبتوں سے اس کا دودھ چھڑایا۔ پھر جب وہ روٹی کھانے لگ گیاتواس وقت بھی وہ ہر وقت اپنی ماں کا دامن پکڑے رہتاتھااور ایک منٹ کے لئے بھی اپنی ماں سے جدا نہیں ہوتاتھا۔ پھر ایک دن ایسا آیاکہ وہ شادی کرکے لایااوراس شادی کے بعدہم دیکھتے ہیں کہ وہی بچہ جو بچپن میں اپنی ماں کی گود سے نہیں اترتاتھا،جواس کے پستانوں سے دودھ پیتاتھااور جس کا دودھ چھڑایاگیاتو وہ سارادن ریں ریں کرتارہتاتھا۔ذراماں اس کی آنکھوں سے اوجھل ہوئی تو وہ اماں اماں کہہ کر چیخیں مارنے لگ جاتا۔شادی کے بعداس کی اپنے ماں باپ کی طرف توجہ ہی نہیں رہتی۔ مگراس کے بیوی اور بچے ہی اس کی خوشیوں کامرکز بن جاتے ہیں۔اوراگر کوئی آدمی اس کو نصیحت کرتاہے اور کہتاہے کہ دیکھو اپنے ماں باپ کی خدمت کرنی چاہئے تو اگر تو وہ شریف ہوتاہے تو کہتاہے مجھے بھی خیال ہے مگر گھر کے اخراجات سے کچھ بچتاہی نہیں۔ آخر میری بیوی ہے،بچے ہیں اور میرے ذمہ ان سب کے اخراجات ہیں۔میں ان اخراجات کو پہلے پورا کروں توپھر کسی اور کی خدمت کروں۔ گویا جن کی گودوں میں وہ پلاتھاان کواب اپنے گھر سے باہر سمجھنے لگ جاتاہے۔اوراگر وہ غیر شریف ہوتاہے توسات صلوٰتیں سنادیتاہے اور کہتاہے کہ میں اپنے بچوں کا پیٹ کاٹ کردوں؟

خدا نے مجھے اپنے فضل سے جوانی کے ایام سے ہی ایسے مقام پررکھاکہ میرے سامنے کسی کو ایسے الفاظ کہنے کی جرأت نہیں ہوتی۔مگرپھر بھی بعض لوگوں کے فقرے مجھے پہنچ جاتے ہیں اور مجھے ان کے سننے کااتفاق ہوجاتاہے۔چنانچہ میرے پاس بیان کیاگیاکہ ایک دفعہ ایک نوجوان کو توجہ دلائی گئی کہ وہ اپنے ماں باپ کی خدمت کیاکرے تواس نے بڑے جوش سے کہا۔کیامیں اپنے ماں باپ کے لئے بچوں کو فاقے ماردوں۔اسے یہ فقرہ کہتے ہوئے ذرا بھی خیال نہ آیاکہ انہوں نے فاقے کرکر کے ہی اسے پالا تھا۔ **تو شادی جہاں اپنے ساتھ بڑی برکتیں لاتی ہے وہاں بڑے بڑے ابتلا بھی لاتی ہے اور انسان کی آزمائش درحقیقت اس کی شادی کے ساتھ ہو جاتی ہے**۔پس جہاں شادی انسان کے لئے ایک نئی جنت پیداکرتی ہے وہاں یہ پہلی بنی ہوئی جنت سےانسان کو محروم بھی کردیتی ہے۔

مجھے ہمیشہ ہی حیرت آتی ہے کہ بات تو وہی ہے مگرلوگ اور طرف منہ کرکے قربانی کردیتے ہیں اوراخلاقی طورپر مجرم سمجھے جاتے ہیں۔حالانکہ اب بھی ایساہی ہوتاہے کہ کچھ لوگ دوسروں کے لئے قربانی کررہے ہیں۔اگریہ قربانی آگے کی طرف کرنے کی بجائے لوگ پیچھے کی طرف منہ کرکے کرتے توپھر بھی دنیااسی طرح رہتی مگروہ اخلاقی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ سمجھی جاتی۔

اگرباپ بجائے اس کے کہ بچوں کی طرف توجہ کرتااپنے ماں باپ کی طرف توجہ کرتاتواس کے بچے اس کی طرف توجہ کرتے۔اوردنیاپھر بھی چلتی چلی جاتی۔ مگراخلاقی ذمہ داریاں پوری ہو جاتیں۔اب توایسی ہی بات ہے جیسے گاڑی کے پیچھے بیل جوت لیاجائے۔ آج دنیانے بے شک ترقی کایہ ایک ذریعہ قرار دیاہے کہ ہر باپ اپنے بچوں کی طرف توجہ کرے لیکن اگرہر شخص اپنے ماں باپ کی طرف منہ کرتاتودنیااسی طرح چلتی رہتی۔صرف یہ ہوتاکہ لوگ اخلاقی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہوجاتے۔

اسی طرح رسول کریم ﷺ نے فرمایاہے "ماؤں کے قدموں کے نیچے جنت ہے"۔اس حدیث کے اور بھی معنے ہیں لیکن ایک معنے یہ بھی ہیں کہ انسان اس طرف منہ کرکے کھڑے ہو جائیں تودنیاکافتنہ و فساد دور ہو جائے۔..........

بہرحال شادی کے ساتھ انسانی ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں۔بے شک اس کاآرام بھی بڑھتاہے اس کی راحت بھی بڑھتی ہے لیکن اگر وہ اپنی پچھلی ذمہ داریوں کو ترک کردے تو بسااوقات اسے نقصان بھی اٹھاناپڑتاہے۔حالانکہ انسان اگر غور کرے تو وہ اپنے شرف کو پچھلے لوگوں سے ہی حاصل کرتاہے۔ بے شک بعض دفعہ ایسا بھی ہوتاہے کہ ایک شخص گو ادنیٰ اخلاق کا آدمی ہوتاہے لیکن اس کی اولاد کی وجہ سے اسے عزت حاصل ہوتی ہے۔ لیکن اکثر اسے عزت اس وجہ سے حاصل ہوتی ہے کہ وہ اچھے خاندان میں سے ہوتاہے۔کہتاہے میں ایسے خاندان میں سے ہوں،ایسے ماں باپ کا بیٹاہوں۔ مگرکیایہ عجیب بات نہیں کہ اس کی عزت تواپنے ماں باپ سے وابستہ ہوتی ہے مگروہ ان کی خدمت نہیں کرتا اورنہ ان سے حسن سلوک کے ساتھ پیش آتاہے۔

انہی نقائص کو دور کرنے کے لئے رسول کریم ﷺ نے ہدایت دی ہے کہ "عَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ"۔**تم دیندار عورت لاؤ وہ تمہاری ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں تمہاری مددگار ہوگی**۔تم غور کرکے دیکھ لو جہاں کوئی دیندار عورت آئے گی وہ ایسے رنگ میں کام کرے گی جو دین کو فائدہ پہنچانے والاہوگا۔اوردین کسی خاص چیز کانام نہیں۔ دین نماز کانام ہے،دین روزے کانام ہے،دین حج کا نام ہے،دین زکوٰۃ کانام ہے،محنت کانام ہے،دین روحانیت کانام ہے،غرض دین ہزاروں چیزوں کانام ہے۔ایک پیشہ ور جواپنے پیشہ میں محنت سے کام کرتاہے وہ دیندار ہے۔ایک نوکر جواپنی نوکری میں محنت سے کام لیتاہے وہ دیندار ہے۔ایک مزدور جو محنت سے مزدوری کرتاہے دیندار ہے۔ ایک زمیندار جو اچھی طرح ہل چلاتاہے دیندار ہے۔ **غرض دینداری ایک وسیع چیز کا نام ہے۔پس "عَلَیکَ بِذَاتِ الدِّینِ" کے معنی یہ ہیں کہ وہ خود اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے والی ہو اور خاوند کو اس کی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں مدد دینے والی ہو۔ جب یہ چیز پیدا ہو جائے تو لازمی طور پر فتنہ و فساد مٹ جاتا ہے۔**

دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ ہر شخص صرف اپناحق مانگتاہے لیکن دیندار دوسرے کواس کاحق دلاتاہے۔جیسے میں نے ابھی کہاہے کہ اگر بچوں کی خدمت کی بجائے انسان ماں باپ کی خدمت کرے تواس کے بچے اس کی خدمت کرنے لگ جائیں گے اوراپناحق لینے کی بجائے دوسروں کواس کاحق دیں گے۔اسی طرح اگرانسان دوسروں کوان کے حقوق دلوائے اوراپنے حق پراصرارنہ کرے توحقوق پھر بھی ملتے ہیں۔مگرامن کے قیام میں بہت مدد ملےگی۔

اگرخاوند بیوی سے کہے کہ تم میرے ماں باپ کی خدمت کرواور بیوی خاوند سے کہے کہ تم میرے ماں باپ سے حسن سلوک کروتواگر تو وہ دونوں خاندان شریف ہیں تو بیوی خاوند کے ماں باپ کی خدمت کرے گی اور خاوند بیوی کے ماں باپ کی خدمت کرے گا۔ لیکن اگراس کی بجائے بیوی خاوند کو توجہ دلائے کہ تم اپنے ماں باپ کی خدمت کیاکرو۔اور خاوند بیوی کو توجہ دلائے کہ تم اپنے ماں باپ کی خدمت کیاکروتوبات پھر بھی وہی

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

موسم کی مناسبت سے ہمیشہ نئے سوٹوں سے آراستہ

بیلہ بوتیک

سیل سیل۔ ۳۰/ستمبر تک قیمتوں میں ۶۰٪ تک کمی

~~۶۹~~ سے ۳۵ - ~~۵۹~~ سے ۲۵

فرانکفورٹ Bahnhof سے صرف تین منٹ کے فاصلہ پر

Kaiserstr 64, Laden 29 Frankfurt .

Tel: 069-24279400 -&- 0170 212 88 20

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ اردو یا انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں رسائل بھجوانے والوں سے درخواست ہے کہ براہ کرم اہم مضامین اور اعلانات کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں بھی ارسال فرمایا کریں۔ اپنے رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں:
AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

حضرت امام فخر الدین رازیؒ

مشہور عالم اور مفسر فخر الدین الرازی ۱۱۴۹ء میں بمقام "رے" پیدا ہوئے۔ آپؒ کا نام ابو عبداللہ محمد بن عمر بن الحسین تھا۔ آپکے والد شہر کے خطیب تھے اور اپنی ابتدائی تعلیم اُنہی سے حاصل کرنے کے بعد آپ نے مشہور اساتذہ سے استفادہ کیا۔ پھر خوارزم چلے گئے اور معتزلہ کے خلاف مناظروں میں مشغول ہوگئے۔ جب مناظروں نے شدت اختیار کرلی اور حالات دگرگوں ہوگئے تو وہاں سے ماوراء النہر چلے گئے۔ لیکن وہاں بھی مخالفت ہوئی تو واپس "رے" آگئے۔ پھر آپؒ کے تعلقات شہاب الدین غوری سے استوار ہوگئے جس نے آپؒ کو مالی فوائد کے علاوہ اعزازات سے بھی نوازا۔

۱۱۸۴ء میں آپؒ بخارا جاتے ہوئے "سرخس" کے مقام پر ٹھہرے تو وہاں ایک طبیب کے پاس قیام کیا اور اس دوران بو علی سینا کی کلیات کی شرح لکھی۔ پھر بخارا سے ہوتے ہوئے ہرات چلے گئے جہاں غزنی کے غوری سلطان غیاث الدین نے آپکو شاہی محل میں ٹھہرایا اور عوام کیلئے ایک مدرسہ کے اجراء کی اجازت دیدی۔ چنانچہ پھر ہرات میں ہی آپؒ کی عمر عزیز کا بڑا حصہ گزرا اور "شیخ الاسلام" کے لقب سے بھی ملقب ہوئے۔ تین سو سے زائد شاگرد آپؒ کے ساتھ رہتے تھے۔ آپؒ کی ذکاوت، ذہانت، زبردست حافظے، بہترین خطابت اور ضابطہ پسند ذہن نے آپؒ کو ایسا معلم بنادیا تھا جسے سارے وسط ایشیا میں شہرت حاصل تھی۔ آپؒ حد درجہ متدین اور متقی تھے۔ آپؒ نے اپنی وصیت میں لکھا: "میں نے علم کلام کے تمام طریقوں اور فلسفے کی تمام راہوں کو آزمایا لیکن ان میں اطمینان نہ پایا، نہ مجھے ان سے سکون قلب حاصل ہوا۔ یہ دولت مجھے تلاوتِ قرآن میں ملی"۔

آپؒ بہت بڑے فلسفی اور علم کلام کے عالم بے بدل تھے۔ آپؒ نے فارابی اور ابن سینا کے فلسفوں کا غائر مطالعہ کیا، ابن سینا کی کتاب "اشارات" کی شرح بھی لکھی۔ گو آپؒ مسائل فلسفہ اور مسائل دین میں تطبیق کرسکتے تھے لیکن اپنی آزادی رائے کو قائم رکھا۔ تاہم معتزلہ اور کرامیہ کے علماء سے بحثوں کے نتیجہ میں آپکے بہت سے مخالفین پیدا ہوگئے۔ آپؒ نے متعدد تصانیف لکھیں جو علم کلام، فلسفہ اور تفسیر سے تعلق رکھتی ہیں۔

آپؒ کی شہرت کی ایک بڑی وجہ آپؒ کی تفسیر "مفاتیح الغیب" ہے جو تفسیر کبیر کے نام سے مشہور ہے۔ اس کی پہلے آٹھ جلدیں تھیں جبکہ اب چوبیں جلدوں میں ملتی ہے۔

حضرت امام رازی ۱۲۰۹ء میں فوت ہوئے۔ اپنی وصیت میں آپؒ نے شاگردوں کو تاکید کی کہ آپؒ کی تجہیز و تکفین شرعی احکام کے مطابق کی جائے اور ہرات کے نزدیک کوہ مزداخان پر دفن کیا جائے۔ آپؒ کا مختصر ذکر مکرم میر غلام احمد نسیم صاحب کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۴ر جنوری ۹۹ء میں شامل اشاعت ہے۔

محترم ڈاکٹر نذیر احمد شہید آف ڈھونیکے

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۸ر جنوری ۹۹ء میں محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب شہید کے اوصاف حمیدہ کا ذکر کرتے ہوئے مکرم میاں قمر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ محترم ڈاکٹر صاحب شہید اپنے علاقہ میں مانے ہوئے طبیب تھے۔ لوگ دور دور سے آپکے پاس بغرض علاج آتے اور بہت پرانی بیماریوں سے شفا پاتے۔ آپ بہت غریب پرور انسان تھے۔ ساری زندگی کسی بیوہ، یتیم، مسکین سے پیسے نہ لئے اور خصوصاً اُن مریضوں سے بھی جنہیں دیکھنے کیلئے آپکو رات کو جانا پڑتا۔ آپ کے علاقہ کا ایک مخالف مولوی جو لوگوں کو آپکے پاس جانے سے روکا کرتا تھا، جب اُس کی بیوی ایک رات شدید بیمار ہوئی تو اُس نے شرمندہ ہوکر آپکے دروازہ پر دستک دی۔ آپ اُسی وقت اس کے گھر گئے اور آپ کی دوا سے اللہ تعالیٰ نے شفا عطا فرمائی۔ آپ اپنے قاتل کی ماں کا بھی ساری زندگی مفت علاج کرتے رہے۔

محترم ڈاکٹر صاحب کو جماعت سے بے پناہ محبت تھی۔ ہر جماعتی نمائندہ آپکا مہمان ہوتا تھا۔ آپ کو دعوت الی اللہ سے عشق تھا اور اپنے ہاں ہر آنے والے کو پیغامِ حق پہنچاتے تھے۔ اس وجہ سے آپکی مخالفت میں اضافہ ہوتا رہا، دھمکیاں بھی ملیں اور آخر یہی بات آپ کی شہادت کا باعث بنی۔

محترم ڈاکٹر صاحب سیٹلائیٹ ڈش کے ذریعے لوگوں کو خطبہ سنانے کیلئے اپنے ہاں ہر جمعہ دعوت کا اہتمام کرتے۔ جب ڈھونیکی میں نماز جمعہ کا انتظام نہ تھا تو آپ بلاناغہ ہر جمعہ چار میل کا سفر اپنے بچوں کے ہمراہ سائیکل پر طے کرکے وزیرآباد آیا کرتے تھے۔ جب سیٹلائیٹ کا نظام شروع ہوا تو شروع میں صرف گوجرانوالہ میں ہی اس کا انتظام تھا۔ تب آپ ہر جمعہ گوجرانوالہ میں پڑھا کرتے تھے۔ ہر مالی تحریک میں آپ کا شمار سرفہرست احباب میں ہوتا تھا۔

آپکے قاتلوں نے گرفتاری کے بعد یہ بیان لکھوایا کہ آپ پر تشدد کرنے کے بعد جب آپکو حضرت مسیح موعودؑ کو گالیاں دینے پر مجبور کیا گیا تو آپ خاموش ہوگئے اور زبان پر صرف درود شریف کا ورد تھا۔ چنانچہ آپکو گولیوں سے چھلنی کردیا گیا۔

☆......☆......☆

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۳۰ر جنوری ۹۹ء کی زینت مکرم چودھری شبیر احمد صاحب کی ایک نظم کے چند اشعار ہدیہ قارئین ہیں:-

عید کا چاند رہا دُھند میں مستور مگر
اپنا اک چاند ہوا جلوہ نما عید کے دن
ایم ٹی اے کا ہے یہ احسان کہ ہم نے دیکھا
ایک شیشے میں قمر نوروں ڈھلا عید کے دن
سن کے اس شیریں زباں سے شہِ خوباں کا سخن
ذرہ ذرہ مرا مخمور رہا عید کے دن

حضرت قاضی تاج الدین صاحبؓ

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۳۰ر جنوری ۱۹۹۹ء میں حضرت قاضی تاج الدین صاحب کا ذکر خیر محترم ڈاکٹر منور احمد صاحب کے قلم سے ایک پرانی اشاعت سے منقول ہے۔

حضرت قاضی صاحب کو ۱۸۹۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپؓ کے والد قاضی غلام رسول صاحب نے اپنے گاؤں کی مسجد میں سکول کھولا ہوا تھا اس لئے گھر کا ماحول دینی اور درس و تدریس کا حامل تھا۔ چنانچہ آپؓ کو اوائل عمر ہی سے قرآن شریف سمجھ کر پڑھنے اور اس پر غور کرنے کی عادت ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ نے اچھے ذہن سے نوازا تھا اور خود بھی محنتی طالبعلم تھے اس لئے میٹرک میں ضلع گوجرانوالہ میں اول آئے۔

آپ عقیدے کے لحاظ سے اپنے بزرگوں کی طرح اہلحدیث تھے۔ قرآن کریم کا گہرا علم رکھتے تھے اور بے چینی سے منتظر تھے کہ امام مہدی کے ظہور کا وقت تو ہوچکا ہے مگر کسی طرف سے کوئی دعویٰ کیوں نہیں ہورہا۔ اسی اثناء میں "براہین احمدیہ" پڑھنے کا اتفاق ہوا تو آپ کا یہ عقیدہ پختہ ہوگیا کہ اس صدی کے مجدد حضرت مرزا صاحب ہی ہیں۔ اس وقت آپ بنوں میں محکمہ جیل میں ملازم تھے۔ چنانچہ آپ نے اپنے بھتیجے محبوب عالم صاحب کو، جو آپ کے ہم عمر بھی تھے اور لاہور میڈیکل سکول میں زیر تعلیم تھے، قادیان بھجوایا۔ وہ قادیان گئے اور حضرت اقدسؑ کے چہرہ مبارک پر نظر پڑتے ہی اُن کے دل نے گواہی دی کہ یہ چہرہ کسی دروغ گو کا نہیں ہوسکتا اور انہوں نے اسی وقت بیعت کرلی۔ پھر قاضی صاحب کو تفصیل لکھی جس کے نتیجہ میں قاضی فیملی کے دوسرے افراد کے ساتھ حضرت قاضی صاحبؓ نے بھی قادیان جاکر بیعت کی سعادت حاصل کرلی۔

آپؓ بیان کرتے ہیں کہ جن امور نے مجھے سلسلہ کی طرف راہنمائی کی ان میں ایک مولوی سراج دین صاحب بھی تھے جن کا شمار گوجرانوالہ کے جید علماء میں ہوتا تھا اور وہ 'براہین احمدیہ' پڑھنے کے بعد حضور علیہ السلام کے بارے میں عقیدت کے جذبات رکھتے تھے۔ مولوی محمد حسین بٹالوی نے جب کفر کا فتویٰ تیار کیا تو مولوی سراج دین صاحب نے اُس پر دستخط کرنے سے انکار کردیا تھا۔

اسی طرح موضع ادھووالی میں سردار ایشر سنگھ صاحب کے پاس باوانانک کی ایک جنم ساکھی ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ باوا نانک نے فرمایا کہ میرے چار سو سال بعد بٹالہ کے علاقہ میں ایک اوتار پیدا ہوگا۔ (باوانانک کا سن پیدائش ۱۴۶۹ء ہے)۔

حضرت قاضی صاحب نے ایک دفعہ فرمایا کہ جب مجھے حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کے درس میں شرکت کا موقع ملا تو میں نے خیال کیا کہ حضرت مولوی صاحبؓ کے بعد قرآن کریم کا علم اللہ تعالیٰ نے مجھے ہی عطا کیا ہے۔ لیکن جیسے ہی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کی تقاریر سنیں تو میں نے محسوس کیا کہ قرآن کریم کا جو علم حضرت میاں صاحب کو قدرت نے عطا کیا ہے اسکے سامنے میرے علم کی کوئی حیثیت نہیں۔ اور میں نے شکر ادا کیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس تکبر سے بچالیا۔

قرآن کریم اور دینی کتب پڑھانے کا سلسلہ اپنے مسجد سکول میں آپؓ ہمیشہ جاری رکھتے۔ علم دوست تھے اور پنجابی میں شعر بھی کہتے تھے۔ "الگ" تخلص کرتے تھے۔ قرآن کریم کے کچھ حصوں اور نماز کا پنجابی میں منظوم ترجمہ بھی کیا۔

آپؓ اپنا ایک خواب بیان کرتے تھے کہ گویا اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش ہوں۔ وہاں حضرت مسیح موعودؑ کو بھی فرشتوں کے ساتھ دیکھا۔ میں نے عرض کی کہ مجھے بھی تصوف میں کوئی درجہ عنایت فرمائیں۔ چنانچہ امتحان لیا گیا لیکن میں علم میں کامل نہ نکلا لیکن حکم ہوا کہ مجھے مستی کا درجہ دیا جائے۔ جب بیدار ہوا تو ایسے لگا کہ میری سانس بھی نہیں چل رہی۔ میں نے گھر والوں کو جگایا اور خوشخبری دی کہ خدا تعالیٰ کی رحمت کا وقت آگیا ہے۔ جو بیمار ہیں اُن کی مجھے اطلاع دیں تاکہ میں ان کیلئے دعا کروں۔ چنانچہ ہمارے گھر میں جتنے بیمار تھے سب اچھے ہوگئے۔ یہ حالت میرے اوپر کوئی پانچ دن رہی۔

حضرت قاضی صاحب کو تحقیق کا شوق تھا اور ریاضی کے ماہر تھے اس لئے حضور کے دعاوی کی تاریخ اور الہامات و واقعات کی تواریخ حروف ابجد کے ذریعے قرآن کریم کی آیات سے نکالتے تھے اور اپنے دلائل کو ان اعداد سے اس طرح مزین کرتے کہ ان کو کوئی رد نہیں کرسکتا تھا۔

آپؓ کی بڑی صاحبزادی حضرت کریم بی بی صاحبہؓ کو لوائے احمدیت کے لئے سوت کاتنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

حضرت قاضی صاحبؓ ۱۶ر مارچ ۱۹۴۰ء کو بعمر ۷۷ سال فوت ہوئے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ قادیان کے قطعہ صحابہؓ میں تدفین عمل میں آئی۔

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

Muslim TV AHMADIYYA

17/09/99 - 23/09/99

Please Note that programme and timings may change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Friday 17th September 1999
08 Jamada Al Akera 1420

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.40 Children's Corner:Tarteel ul Quran Lesson No.25 (R)
01.05 Liqa Ma'al Arab: Session No. 265 Rec: 26.03.97 (R)
02.10 Tabarukaat: Speech by Abul Ata Sahib From Jalsa Salana 1966 (R)
03.10 Urdu Class: With Huzoor (R)
04.25 Learning Arabic: Lesson No.12 (R)
04.50 Homeopathy Class: Lesson No.66 Rec: 31.01.95 (R)
06.05 Tilawat, News
06.35 Children's Corner: Tarteel ul Quran Class
07.00 Quiz: History of Ahmadiyyat, Part 5 (R)
07.50 Saraiky Service: Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec: 22.05.98
08.55 Liqa Ma'al Arab: Session No.265 (R)
10.00 Urdu Class: With Huzoor (R)
11.00 Indonesian Service: Tilwat, Dars Malfoozat
11.30 Bengali Service: Lajna quiz contest
12.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.50 Darood Shareef
13.0 Friday Sermon: By Huzoor
14.00 Documentary: Rose Exhibition
14.20 Rencontre Avec Les Francophones: Session No.16, Rec: 23.12.97
15.20 Friday Sermon: (R)
16.30 Children's Corner: Class No.3, Part 2 From MTA Canada
16.55 German Service: Quran and Bible, Hadsch
18.05 Tilawat,
18.30 Urdu Class: With Huzoor
19.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.266 Rec: 27.03.97
20.45 MTA Belgium: Variety Programmes
21.15 Medical Matters: Topic: Skin Guest: Dr Ahmad Imran Sahib
21.40 Friday Sermon: (R)
22.55 Rencontre Avec Les Francophones (R)

Saturday 18th September 1999
09 Jamada Al Akera 1420

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.35 Children's Corner: Class No.3, Part 2
01.05 Liqa Ma'al Arab: Session No. 266 (R)
02.05 Review of The Week
02.15 Friday Sermon: (R)
03.20 Urdu Class: With Huzoor (R)
04.25 Computers for Everyone: Part15
04.55 Rencontre Avec Les Francophones (R)
06.05 Tilwat, Dars ul Hadith, News
07.05 Children's Corner: Class No.3, Part 2 From MTA Canada
07.35 MTA Mauritius: Jalsa Madagascar
08.40 Medical Matters: Topic: Skin (R)
09.05 Liqa Ma'al Arab: Session No. 266 (R)
10.10 Urdu Class: With Huzoor (R)
11.15 Indonesian Service: Cooking, Studies of prayers, Tilawat,more...
12.05 Tilawat, News, Review of the Week
12.50 Learning Danish:
13.20 Computer for Everyone: Part 15 (R)
13.55 Bengali Service: Excellence of Khatum un Nabiyeen (SAW), Nazm, Quranic Dua,...
14.55 Children's Class: with Huzoor
15.55 Quiz: Khutbat e Imam
16.40 Hikayat e Shereen: Story No. 3
16.55 German Service: Schule und dann, Die wahrheit des verheibeneu Messias
18.05 Tilawat, Review of the Week
18.30 Urdu Class: With Huzoor
19.45 Liqa Ma'al Arab: Session No.267 Rec: 01.04.97
20.55 Al Tafseer ul Kabir: Lesson No.58
21.25 Children's Class: with Huzoor
22.25 Q/A With Huzoor: from London Rec: 15.08.99
23.20 Documentary: Handicraft Exhibition, Pt1 Held at Multan Art Council, Pakistan

Sunday 19th September 1999
10 Jamada Al Akhera 1420

00.05 Tilawat, News
00.45 Quiz: Khutbat e Imam (R)
01.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.267 (R)
02.10 Review of the Week
02.20 Canadian Horizon. Children's Class no15
03.20 Urdu Class: with Huzoor (R)
04.30 Learning Danish: (R)
05.00 Children's Class: with Huzoor (R)
06.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News
06.50 Review of the Week
07.00 Quiz: Khutbat e Imam (R)
07.25 Q/A Session: with Huzoor Rec: 15.08.99. (R)
08.20 Documentary: Handicraft Exhibition (R)
08.55 Liqa Ma'al Arab: Session No.267 (R)
09.55 Urdu Class: with Huzoor
11.00 Indonesian Service: Jalsa Salana. Dars,...
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Chinese: Lesson No.139
13.10 Friday Sermon: (R)
14.10 Bengali Service: Ahmadiyyat in a Bengali Village, More...
15.25 Mulaqat: With Huzoor and English Speaking Friends, Rec: 07.04.96
16.25 Children's Corner: Class with Huzoor No 28, Part 2
16.55 German Service: Journal, Al Maidah, ...
18.05 Tilawat, Seerat un Nabi
18.30 Urdu Class: With Huzoor
19.40 Review of the Week
19.55 Liqa Ma'al Arab: Session No.268 Rec: 02.04.97
20.55 Albanian Programme:Introduction to Islam
21.25 Dars ul Quran: No.3., From Fazl Mosque Rec: 05.02.95
22.50 Mulaqat: Huzoor and English speakers (R)

Monday 19th September 1999
11 Jamada Al Akhera 1420

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: with Huzoor, No.28 Pt2
01.00 Liqa Ma'al Arab: Session No. 268 (R)
02.30 MTA USA: Speech by Dr Rehmatullah Sb
03.00 Urdu Class: With Huzoor (R)
04.15 Learning Chinese: Lession No 139 (R)
04.45 Mulaqat: Huzoor and English Speakers
06.05 Tilawat, News
06.35 Children's Corner: With Huzoor No.28, Pt2
07.05 Dars ul Quran: Lesson No.3 (1995) (R)
08.35 Liqa Ma'al Arab: Session No.268 (R)
09:35 Urdu Class: with Huzoor (R)
11.00 Indonesian Service: Friday Sermon Rec:23.07.99
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Norwegian: Lesson No.34
13.20 MTA Sports: Bicycle Race Ansarullah Annual Sports Event
14.00 Bangali Service: Lajna Quiz
15.05 Homoeopathy Class: Lesson No.67 Rec: 06/03/95
16.15 Children's Corner: With Hazoor, No.29 Pt1
16.55 German Service: Begegnung mit Huzoor,...
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.30 Urdu Class: With Huzoor
19.45 Liqa Ma'al Arab: Session No.269 Rec:03/04/97
20.45 Turkish Programme: The Woman in Islam
21.20 Islamic Teachings:
22.05 Homoeopathy Class: Lesson No.67 (R)
23.10 Learning Norwegian: Lesson No.34 (R)
23.35 Documentary: A visit to Fort Darawar

Tuesday 21st September 1999
12 Jamada Al Akhera 1420

00.05 Tilawat, Darsul Hadith, News
00.40 Children's Class: with Huzoor No.29. Pt 1
01.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.269 (R)
02.10 MTA Sports: Bicycle Race (R)
03.05 Urdu Class: With Huzoor (R)
04.05 Documentary: A visit to Fort Darawar (R)
04.15 Learning Norwegian: Lesson No.34 (R)
04.50 Homoeopathy Class: Lesson No.67 (R)
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Class: With Huzoor No29, Pt1
07.10 Pushto Programme: Friday Sermon Rec: 13.03.98
08.10 Islamic Teachings: Jang e Maqadus, Part 2
08.55 Liqa Ma'al Arab: Session No.269 (R)
09.55 Urdu Class: With Huzoor (R)
10.55 Indonesian Service: Dars ul Quran, Nazm,..
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Swedish: Lesson No.19
14.00 Bengali Service: Significance of Bai'at, Cooking, Lajna Quiz, Nazm,..
15.00 Documentary: Laying new Jamia Building
15.15 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.31 Rec:28.12.94
16.05 Children's Corner: Tarteel ul Quran Class Lesson No.26
16.30 Children's Corner: Waqfeen e Nau Session
16.55 German Service:
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.25 Urdu Class: With Huzoor
19.40 Liqa Ma'al Arab: Session No:270 Rec: 08.04.97
20.50 Norwegian Service: Contemporary Issues 6
21.20 Hamari Kaenat: with Sayyed Tahir Ahmad
21.50 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.31 (R)
22.25 Interview: Of a New Convert
22.40 Learning Swedish: Lesson No.19 (R)
23.20 Speech: On the Blessings of Khilafat By Abdus Sami Khan Sahib

Wednesday 22nd September 1999
13 Jamada Al Akhera 1420

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Corner: Tarteel ul Quran Class Lesson No.26 (R)
01.20 Liqa Ma'al Arab: Session No.270 (R)
02.20 From the Archives: Friday Sermon By Huzoor, Rec: 24.11.89
03.10 Urdu Class: With Huzoor (R)
04.20 Learning Swedish: Lesson No.19 (R)
04.20 Speech: Blessings of Khilafat (R)
04.55 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.31 (R)
05.35 Interview: Of a New Ahmadi (R)
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Tarteel ul Quran Class Lesson No.26 (R)
07.05 Swahili Service: Friday Sermon Rec: 30.08.96
08.20 Hamari Kaenat: No. 16 (R)
08.55 Liqa Ma'al Arab: Session No.270 (R)
10.00 Urdu Class: With Huzoor (R)
11.00 Indonesian Service: Nabi Isa (AS), Al Masih de Hindustan, Nazm,...
12.05 Tilawat, News
12.35 Learning Spanish: Lesson No.5
13.00 Mulaqat: With Huzoor and Urdu Speakers Rec:30.12.94
14.05 Bengali Service: Friday Sermon, Rec: 08.01.99
15.05 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.32 Rec:29.12.94
16.10 Children's Corner: Guldasta
16.55 German Service: Reise ins Licht, more.....
18.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat
18.30 Urdu Class: With Huzoor
19.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.271 Rec: 09.04.97
20.40 MTA France: Siecel Al Messie Promis No.2
21.10 MTA Lifestyle: Al Maidah, Russian Salad
21.25 Durre Sameen: Correct pronunciation
21.55 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.32 (R)
23.00 Learning Spanish: Lesson No.5 (R)
23.25 Speech: By Hafiz Muzaffar Ahmad Sb

Thursday 23rd September 1999
13 Jamada Al Akera 1420

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Corner: Guldasta (R)
01.05 Liqa Ma'al Arab: Session No.271 (R)
02.10 Mulaqat: Huzoor and Urdu Speakers (R)
03.10 Urdu Class: With Huzoor (R)
04.25 Learning Spanish: Lesson No.5 (R)
04.55 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.32 (R)
06.05 Tilawat, News
06.35 Children's Corner: Guldasta (R)
07.10 Sindhi Program: Friday Sermon, Rec: 30.10.98
08.15 MTA Lifestyle: Al Maidah, Russian Salad
08.55 Liqa Ma'al Arab: Session No.271
10.00 Urdu Class: With Huzoor (R)
11.00 Indonesian Service: Mimbar Islam, more...
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Arabic: Lesson No.13
12.55 Tabarrukaat: Speech from J/S 1961 By Maulana Jalal udDin Shams Sahib
13.55 Bengali Service: Mulaqat with Huzoor Rec: 15.02.98, Final Part

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (0181) 870 8517
Fax: (0181) 870 1095

Vol. 6 Friday, September 17, 1999 Issue No. 38

حاصل مطالعہ

ڈاکٹر محمد اسحق خلیل ۔ سویٹزرلینڈ

تکفیر کے بارہ میں بعض آراء

مسلمانوں کی طرف سے دوسرے مسلمانوں کے خلاف فتاویٰ کفر زمانہ حال کی پیداوار نہیں۔ تنگ نظر علماء اسلامی تاریخ میں فتاوی کفر دیتے رہے ہیں تاہم سنی امام الاشعری اور امام غزالی قبلہ رخ نماز پڑھنے والوں اور کلمہ شہادت کی تصدیق کرنے والوں کو مسلمان ہی سمجھتے تھے۔ اس بارہ میں زمانہ حال کے بعض مفکرین کی آراء اور تحقیق پیش خدمت ہیں:۔

پروفیسر برنارڈ لوئیس اپنی کتاب "اسلام ان ہسٹری" میں لکھتے ہیں:

There are two versions of the last words of Al-Ashari (died 935 or 936) One of the greatest Muslim dogmatists. According to one he died cursing the Mu'tazila. According to the other his last words were "I testify that I do not consider any who pray towards Mecca as infidels....... This statement even it be apocryphal is a true expression of Sunni Islam to the problem of takfir......."

(P232-233)

تلخیص و ترجمہ:

امام اشعری کی وفات ۹۳۵ء کے لگ بھگ ہوئی۔ ان کا شمار بہت بڑے علم عقائد کے مسلمان علماء میں ہوتا ہے۔ انہوں نے وفات کے وقت جو الفاظ کہے ان کے بارے میں دو روایات ہیں۔ ایک روایت کے مطابق انہوں نے معتزلہ پر لعنت بھیجی۔ دوسری روایت کے مطابق ان کے آخری الفاظ یہ تھے "میں گواہی دیتا ہوں کہ میں کسی ایسے شخص کو کافر نہیں سمجھتا جو قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتا ہو"۔ ان کی شخصیت کا ذکر گولڈ زیہر کی کتاب "لیکچرز" Vorlesunger page 185-6 میں بھی ہے۔ اگر یہ روایت الحاقی ثابت ہو تو بھی سنی مسلمانوں کے لئے مسئلہ تکفیر کے بارے میں ایک مشعل راہ ہے۔

الغزالی اور ابن تیمیہ کی رائے بھی یہی تھی کہ مسلمان قرار دیتے ہوئے زیادہ سے زیادہ رعایتی تاویل کی جائے۔ ۹۲۳ میں قاضی القضاۃ بہلول نے قرامطہ (ایک شیعہ فرقہ) کو غیر مسلم یا کافر قرار دینے سے انکار کر دیا تھا اور اس کی وجہ یہ بتائی کہ قرامطہ اپنے خطوط کے اوپر بسم اللہ لکھتے ہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ پر نحمدہ و نصلی درود بھی لکھتے ہیں اس لئے وہ مسلمان سمجھے جائیں گے۔

اسی ضمن میں مصنف نے سیاسی زور پر تکفیر اور ایذارسانی کے بارہ میں لکھا ہے:

"عباسی خلافت کے زمانہ میں زنادقہ (زندیقوں یا کافروں) کو دبانے کی جو کوشش کی گئی اس کا ماحصل یہ ہے کہ المامون کے زمانے میں معتزلہ کے عقائد پر عمل کرنے کے لئے جو سختیاں کی گئیں بعد میں آنے والے المتوکل (۸۴۷ء تا ۸۶۱) کے زمانہ میں جب راسخ العقیدہ سنی عقائد کو بحال کیا گیا تو شیعہ اور معتزلہ کے خلاف وہی سختیاں روا رکھی گئیں"۔

(Bernard Lewis,"Islam in History" London 1973. Article on Heresy .Page 232-233)

پروفیسر عزیز احمد مرحوم سابق پروفیسر یونیورسٹی آف ٹورانٹو اپنی تصنیف "اسلامک ماڈرن ازم" میں لکھتے ہیں:

Al-Ghazzali had firm stand on the principle that as long as a Muslim believed in the Shahada (the Muslim attestation in the unity of God and in the Prophethood of Muhammad), he could not be regarded as a non-Muslim, however hereticel his views in other minutae and belief".

(page 84)

امام غزالی کا یہ پختہ عقیدہ تھا کہ جب تک کوئی مسلمان کلمہ شہادت پڑھتا ہے اسے کافر یا غیر مسلم قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اگرچہ دیگر چھوٹے امور میں اس کے عقائد کتنے ہی کافرانہ ہوں۔

(Aziz Ahmad "Islamic Modernism in India and Pakistan", London 1967. page 84)

اگرچہ اس اقتباس میں امام غزالی کی کسی کتاب کا حوالہ نہیں دیا گیا تاہم ان کی حسب ذیل تصانیف سے اس رائے کا ثبوت مل سکتا ہے۔

☆......التفرقة بین الاسلام والزندقة . مطبوعہ قاہرہ ۱۹۰۱ء)

☆......الاقتصاد فی الاعتقاد مطبوعہ قاہرہ صفحہ ۱۱۱۔

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے
سہ روزہ جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد
آٹھ ہزار سے زائد افراد کی شمولیت۔
مختلف موضوعات پر علمائے سلسلہ کی تقاریر

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کا سہ روزہ جلسہ سالانہ ۲؍جولائی تا ۴؍جولائی خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ بخیر و خوبی منعقد ہوا۔ جلسہ سے کئی روز قبل سے شدید بارشوں کی وجہ سے منتظمین کو بہت فکر لاحق تھی کہ اس سے مہمانوں کے لئے انتظامات میں تکلیف ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی فضل فرمایا اور جلسہ کے تینوں دن موسم بہت خوشگوار رہا اور جلسہ کے تمام پروگرام نہایت خوش اسلوبی سے انجام پائے۔

۲؍جولائی بروز جمعۃ المبارک جلسہ کی کارروائی کے آغاز سے قبل خدمت خلق کے ایک پروگرام کے تحت خون کا عطیہ دینے کی تحریک کی گئی چنانچہ بوگور شہر کے اسپتال کے ہلال احمر کے شعبہ کو کئی درجن احباب نے خون کا عطیہ دیا۔ اسی طرح بہت سے احباب نے آنکھوں کے عطیہ کے لئے بھی اپنے نام لکھوائے۔

نماز جمعہ کے بعد مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے زیر صدارت جلسہ کے پہلے اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ پھر نظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی اور بعد ازاں اپنے افتتاحی خطاب میں احباب کو خدمت دین کے لئے آگے آنے اور مختلف جماعتی پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین کی۔ احباب نے جلسے کے یہ تین ایام دعاؤں اور ذکر الٰہی اور باہمی محبت و اخوت کے روح پرور ماحول میں گزارے۔

مختلف اجلاسات کے دوران متفرق علمائے سلسلہ نے آنحضرت ﷺ کے اسوہ حسنہ، نظام خلافت سے وابستگی، دنیوی نظام حکومت جمہوریت اور خلافت میں فرق، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیات طیبہ، فیضان نبوت، جہاد کی حقیقت، مالی قربانی، اسلام میں عورتوں کا مقام، دعا کی حقیقت، اگلی صدی کے استقبال کے لئے تیاری اور دعوت الی اللہ جیسے موضوعات پر نہایت پر مغز تقاریر کیں۔ جلسہ کے ایام میں پنجگانہ نمازوں کے علاوہ باجماعت نماز تہجد کا بھی اہتمام رہا۔

نومبایعین کے ساتھ ایک دلچسپ مجلس سوال و جواب بھی منعقد ہوئی۔ اسی طرح ایک پروگرام میں نومبایعین نے اپنے قبول احمدیت اور جلسہ سے متعلق اپنے تاثرات بھی بیان کئے۔

اس جلسہ کے دوران خدا تعالیٰ کے فضل سے نوصد افراد نے بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ مکرم امیر صاحب نے جلسہ کے اختتامی اجلاس سے اپنے خطاب کے دوران احباب کو بتایا کہ اگلے سال انڈونیشیا میں جماعت کے قیام پر ۷۵ سال ہو جائیں گے۔ اس جلسہ کے لئے احباب ابھی سے دینی و روحانی لحاظ سے بھرپور تیاریاں کریں

باقی صفحہ نمبر ۷ پر ملاحظہ فرمائیں

جسٹس منیر اور جسٹس کیانی اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں:

The sublime faith called Islam will live even if our leaders are not there to enforce it. It lives in the individual, in his soul and outlook, in all his relations with God and men, from the cradle to the grave and our politicians should understand that if devine commands cannot make or keep a man a Musalmaan, their statutes will not."

(Munir Report.Lahore 1954 p.229)

"یہ عظیم مذہب جسے اسلام کہتے ہیں زندہ رہے گا۔ ہمارے لیڈر جو اسے نافذ کر رہے ہیں نہ ہوں تو بھی زندہ رہے گا.........۔ ہمارے سیاست دانوں کو سمجھ لینا چاہئے کہ اگر خدا تعالیٰ کے احکامات کسی کو مسلمان نہیں بنا سکتے تو ایسی صورت میں ان کے قوانین بھی ایسے شخص کو مسلمان نہیں بنا سکتے"۔

(منیر رپورٹ انگریزی ۱۹۵۴ء صفحہ ۲۲۹)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔